قولہ تعالیٰ ومن یأمر بالعدل وهو علیٰ صراط مستقیم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو شخص حکم کرتا ہے عدل کا اور وہ صراط مستقیم پر ہے۔

الحمد للہ والمنہ

دلیل العدل والفضل

مؤلفہ

حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مترجمہ

باہتمام مصدقان امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ساکن گمہ دبلا

معاونین جمعیت مہدویہ شیرآباد

بغرض افادۂ قومی

سنہ ۱۳۶۵ھ

قیمت (۸/)

مطبوعہ دیہاتی مشین پریس حیدرآباد دکن

اِلتماس

انظر الیٰ ما قالَ ولا تنظرُ الیٰ من قال (از حضرت علیؓ)

کہنے والے کی بات کو دیکھ کہنے والے کو مت دیکھ۔

مرد باید کہ گیرد اندر گوش　　ور نبشت است پند بر دیوار (از سعدیؒ)

نصیحت اگرچہ دیوار پر لکھی ہے تو مرد کو چاہیئے کہ اس نصیحت کو قبول کرے

ہر گیاہے کہ از زمیں روید　　وحدہٗ لاشریک لہ گوید

حضرت مجتہد گروہ مہدویہؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

قسم الاولیٰ فی الحمدات قال اللہ تعالیٰ ولقد یسرنا القراٰنَ للذکر فھل من مدّکر (جزء ۲۷ رکوع ۸) فی التوحید۔ الحمدُ للہ رب العالمین آں عالمیاں کہ ایزد تعالیٰ مع آدم علیہ السلام ہیجدہ ہزار عالم آفرید شش ہزار بر روی زمین و دوازدہ ہزار در دریا و او یکیست لاشریک لہٗ۔ چو ل۔ قل ھُوَ اللہُ احد الایۃ فی التوحید (ملاحظہ ہو انوار العیون)

قسم اول حمدات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کیلئے پس کیا کوئی سوچنے والا ہے۔ توحید میں تمام تعریف یہاں ہے اللہ ہی کے لئے جو سارے عالم کا پالنے والا ہے۔ وہ تمام عالم کی چیزیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کے ساتھ اٹھارہ ہزار مخلوق پیدا کیا جن میں چھ ہزار مخلوق زمین پر ہے اور بارہ ہزار دریا اور وہ خدا ایک ہی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مانند قل ھو اللہ احد کے توحید میں

حضرت مجتہد گروہ مہدویہؒ فرمار ہے ہیں اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اللہ کے ایک ہونے کی بڑی دلیل قل ھو اللہ احد الایۃ ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔

کہدو اے محمد کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کی مثل ہے

حاصل یہ کہ اللہ ایک ہے۔ محمد دو ہیں یعنے محمد و سید محمد مہدی موعود علیہما السلام۔ اللہ بے نیاز ہے محمد و سید محمد علیہما السلام اللہ سے بے نیاز نہیں۔ اللہ نہ جنا نہ جنا گیا۔ محمد و سید محمد علیہما السلام جنے اور جنے گئے اللہ کی کوئی مثل نہیں۔ محمدؐ کی مثل سید محمد امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمٰنؑ ہیں لہذا اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات سے پیدا نہ ہوا یعنی غیر مخلوق ہے اور بندہ اپنی ذات وصفات سے پیدا ہوا۔ یعنی مخلوق ہے۔

حضرت امام رازیؒ کی علمی شان جیسی کچھ ارفع واعلیٰ ہے تمام عالم میں مشہور ہے ایسے پایہ کے امام نے اپنی نورانی عقل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل جس قدر جمع فرمائے تھے ان دلائل کو معلم الملائک نے (ابلیس نے) توڑ دیا۔ مگر جب امام رحؒ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل **قل ھو اللہ احد** آخر آیت تک ایک بار پڑھی تو ابلیس بھاگ گیا۔ مگر آج **قل ھو اللہ احد** کا سورہ سو بار پڑھا جائے تو ارشاد ہوگا کہ تو ہمارے سینہ بسینہ تعلیم کے مقابل **قل ھو اللہ احد** کا سورہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نیک توفیق عطا فرمائے۔

حضرت بندگی میاں عبدالرشیدرضؓ نے تحریر فرمایا ہے۔

باز فرمودند کہ من کتاب اللہ پیش کردہ ام وخلق راسوی توحید وعبادت دعوت می کنم و من برای این کار مامورام از حضرت باریتعالیٰ وعلمار مخالفت می کنند معلوم نمیشود کہ موجب مخالفت چیست اگر از بندہ سہو شدہ باشد برایشان فرض است کہ اعلام کنند تا اتفاق کردہ کتاب اللہ عمل کردہ شود وبرآن دعوت کردہ شود قال اللہ تعالیٰ فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ۔ ای کتاب اللہ۔ (جزہ ۵ رکوع ۸) ہرکہ از کتاب خدایتعالیٰ قدم بیرون نہادہ باشد توبہ کند واگر توبہ نہ کند واجب القتل است

(ملاحظہ ہو نقلیات حضرت میاں عبدالرشید رحؒ باب)

حضرت مہدی علیہ السلام نے پھر فرمایا کہ میں اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہوں اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ کو ایک جاننے اور اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت کرتا ہوں اور میں اس کام پر منجانب اللہ مامور ہوں اور علماء جو میری مخالفت کرتے ہیں ان کی مخالفت کا سبب کیا ہے معلوم نہیں ہوتا اگر بندہ سے سہو ہوا ہے تو ان کا فرض ہے کہ اس سہو کو ظاہر کریں تاکہ اتفاق کرکے اللہ کی کتاب پر عمل کیا جائے اور اللہ کی کتاب پر دعوت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پھر اگر تم جھگڑ پڑو کسی امر دین میں تو اس میں رجوع کرو اللہ کی طرف۔ یعنی اللہ کی کتاب کی طرف رجوع کرو جس نے اللہ کی کتاب کا خلاف کیا تو وہ توبہ کرے اور اگر توبہ نہیں کرتا ہے تو واجب القتل ہے۔

تمام اولین و آخرین کا امام اور تمام محققین و متکلمین کا پیشوا امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہما وسلم کا فرمان تو یہ ہے کہ میں اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہوں اور مخلوق کو اللہ کو ایک جاننے اور اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت کرتا ہوں۔ اور میں اس کام پر منجانب اللہ مامور ہوں اور زمانہ حال کے بعض افراد کا یہ کہنا ہے کہ ہم کو سینہ بہ سینہ جو تعلیم پہنچی ہے۔ اس کی دعوت پر ہم مامور ہیں اور امام علیہ السلام اللہ کے فرمان ہذا "پھر اگر تم جھگڑ پڑو کسی امر دین میں تو اس میں رجوع کرو اللہ کی طرف" یعنی اللہ کی کتاب کی طرف رجوع کرو۔ کو پیش فرما کر فرما رہے ہیں کہ جو شخص کتاب اللہ کا خلاف کرے سو وہ توبہ کرے ورنہ واجب القتل ہے اور زمانۂ حال کے بعض افراد کا یہ کہنا ہے کہ ہماری سینہ بہ سینہ تعلیم کی طرف رجوع کرو ورنہ گالیوں[ہ] کے مستحق ہو گے حالانکہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ

قولہ تعالیٰ کذالک اوحینا الیک وہمچنان وحی کردیم پیغمبران پیشین را از ولایت تو کہ روح ارواح ہمہ انبیاء و مخزن وحی و معدن اخذ جبرئیل است ہمچنان فرستادیم دو جاعین از ولایت آنکہ ہمچون روح است ہمہ ارواح انبیاء و اولیاء معلم جمیع علوم است۔ من امرنا۔ از فرمان ما پیش ازیں عطیہ۔ ما کنت تدری ماالکتٰب ولا الایمان۔ نبودی تو کہ بدانی چہ چیز است قرآن و چیست وحی نہ معرفت ایمان دانستی ولکن جعلناہ نورا۔ ولیکن گردانیدیم ماآنرا نور کہ روشن است و روشنی دہندہ کہ بوساطت آن ہمہ را دیدی و دانستی و دریافتی و او مسمّات بہ ہمہ اسمار و موصوف است بہمہ اوصاف و منزّہ است از ہمہ اشیار و ہیچ موجود ی نیست و نبود و نباشد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکذالک اوحینا الیک اور اسی طرح ہمنے اگلے پیغمبروں کو وحی کی ہے تیری ولایت کے ذریعہ جو تمام انبیاء کی ارواح کی روح ہے اور وحی کی مخزن اور اخذ جبرئیل کی معدن ہے۔ (جبرئیل اسی معدن سے حاصل کرتے ہیں) اسی طرح ہمنے بھیجا ہمارے روح کو وہی ولایت مصطفےٰ ہے جو مثل روح ہے تمام انبیاء اور اولیا کی ارواح کو زندہ کرنے والی تمام علوم کی تعلیم دینے والی ہے۔ من امرنا۔ ہمارے فرمان سے اور اس عطیہ سے پہلے ما کنت تدری ماالکتٰب ولا الایمان تو نہیں جانتا تھا کہ قرآن کیا چیز ہے اور وحی کیا ہے اور نہ ایمان کی معرفت تجھکو تھی ولکن جعلناہ نورا لیکن ہم نے کیا ہے اس روح کو نور جو روشن ہے اور روشنی دینے والا ہے اسی نور کے ذریعہ تو نے سب کو دیکھا اور جانا اور معلوم کیا اور وہ نور مسمی ہے تمام اسمار سے اور موصوف ہے تمام اوصاف سے اور منزہ ہے تمام اشیار سے اور کوئی مخلوق نہیں ہے اور نہ تھی اور نہ ہو گی اس نور یعنی روح کی

ہ چنانچہ گالیوں سے بھرے ہوئے چار خطوط احقر کو وصول ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ نیک توفیق عطا فرمائے ما نجا اللہ والرسول منّا من لسان الورٰی فکیف انا۔ خدا اور رسول خدا کو زبان خلائق سے نجات نہیں ملی تو احقر الناس کو کیسے نجات مل سکتی ہے۔

پیش وجود او۔ نھدی بہ من نشاء من عباد نا (جزو ۲۵ رکوع ۶) راہ نمائیم بدان نور ولایت تو بیواسطہ ملک ہر کسی را کہ بخواہیم از بندگان ما آنکس مخصوص است از بندگان خاص کہ خطابش مہدی ؑ است بہ نقل آنحضرت ؑ ثبوت یافتہ کہ ایں من خاص است۔ (ملاحظہ ہو مجمع الآیات مطبوعہ صفحہ ۲۰ و ۲۱)

خلقت سے پہلے نھدی بہ من نشاء من عبادنا۔ ہم تیرے اسی نور ولایت سے راستہ دکھاتے ہیں فرشتہ کے واسطہ کے بغیر جس کو ہم چاہتے ہیں ہمارے بندوں میں سے وہ شخص مخصوص ہے۔ خاص بندوں سے جس کا خطاب مہدی موعود ؑ ہے۔ مہدی ؑ کی نقل سے ثابت ہوا ہے کہ من نشاء کا من خاص ہے۔

گروہ مہدویہ میں آج سے تین سو برس تک جتنے محققین گذرے ان سب کے مجتہد حضرت شاہ قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے فرمان بالا کو پیش فرما کر فرما رہے ہیں۔ روح محمدی ولایت مصطفےٰ ہے جو مثل روح ہے اور یہ روح نور ہے اور یہ نور یعنے روح سب مخلوق سے پہلے پیدا ہوئی ہے۔ حضرت مجتہد گروہ مہدویہ رح کی زبان تمام صحابہ تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبان ہے۔ اور حضرت بابائے عاشقان سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ ؎

بلند آسماں پیش قدرت خجل تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل

اے محمد ؐ تیری قدر و منزلت کے آگے بلند آسمان شرمندہ ہے تو اس وقت مخلوق تھا جب کہ آدم پانی اور مٹی میں تھے حضرت سعدی رح کی زبان نبوت کے تمام محققین کی زبان ہے حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان بالا اور رسول خدا کے فرمان ہذا اول ما خلق اللہ روحی (سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کیا میری روح ہے) کے موافق نبوت اور ولایت کے تمام محققین کا اتفاق اس بات پر ہے کہ روح محمدی یعنی ولایت مصطفےٰ پیدا ہوئی یعنے مخلوق ہے اور خاتم ولایت مقیدہ محمدی حضرت مہدی ؑ نے فرمایا کہ مصطفےٰ کی ولایت بندہ کی ذات ہے (ملاحظہ ہو تسویت الخاتمین) حضرت مہدی ؑ کے اس فرمان پر آپ کے تمام صحابہ اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ کا اجماع و اتفاق ہو چکا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ دلاور رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ "دو دیگر اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ ولایت کا انکار کفر ہے اور ہر وہ شخص جو ظاہر رسول ؐ کو (نبوت کو) قبول کرتا ہے وہ نبی کی نبوت اور نبی کی ولایت ہر دو کو قبول کرتا ہے۔ پس کوئی شخص منکر مہدی نہیں ہے

اس بات میں بھی خلل (فتور) ہے کہ مہدیؑ کی ذات کو علیحدہ رکھتا ہے اور ولایت کو علیحدہ کرتا ہے۔ (حالانکہ یہ دونوں (نبی کی ولایت اور مہدی کی ذات) ایک ہیں چنانچہ رسولؐ نے فرمایا کہ ہماری ارواح ہمارے اجساد ہیں اور ہمارے اجساد ہماری ارواح ہیں" (ملاحظہ ہو تحفہ شاہ دلاور رضؓ مطبوعہ صفحہ ۲۴)

پس فرمان مہدیؑ اور اجماع صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے کہ نبیؐ کی ولایت اور مہدیؑ کی ذات دونوں ایک ہیں چونکہ مہدیؑ کی ذات مخلوق ہے یعنی پیدا ہوئی لہٰذا نبی کی ولایت مخلوق ہے یعنی پیدا ہوئی کیونکہ نبی علیہ السلام کی ولایت مہدیؑ کی ذات ہے۔ چنانچہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہ رحمۃ نے امامؑ کے فرمان اور اجماع صحابہؓ امامؑ کے مطابق تحریر فرمایا ہے کہ "قال النبی صلعم الولایۃ افضل من النبوۃ ای ھی موجودۃ فی وجود المھدی وکل الولایۃ فی ظھورہ وولایۃ محمد ذات السید محمد بن السید عبد اللہ وھو المھدی الموعودؑ۔ (ملاحظہ ہو جامع الاصول مطبوعہ صفحہ ۷)

نبی صلعم نے فرمایا ولایت نبوت سے افضل ہے وہی ولایت وجود مہدیؑ میں موجود اور تمام ولایت مہدیؑ کے ظہور میں ہے اور محمدؐ کی ولایت سید محمد بن سید عبد اللہ کی ذات ہے آمنا وصدقنا۔

؎ چونکہ فرمان مہدیؑ یعنی مصطفیٰؐ کی ولایت بندہ کی ذات ہے۔ (مہدی کی ذات ہے) پر حضرت مہدیؑ کے تمام صحابہؓ اور تابعین رحؒ کا اجماع و اتفاق ہو چکا ہے لہٰذا ولایت مصطفیٰؐ علیہ السلام مہدیؑ کی ذات ہونا عقیدہ ہوا اور عقیدہ محکم ہوتا ہے اور محکم میں تاویل درست نہیں یعنی مصطفیٰؐ کی ولایت مہدیؑ کی ذات ہونے کی یہ تاویل کرنا کہ ولایت مصطفیٰؐ صفت خالق غیر مخلوق ہے، درست نہیں اس لئے کہ ولایت مصطفیٰؐ مہدیؑ کی ذات ہونا۔ اجماعی ہے اور مہدیؑ کی ذات مخلوق ہے لہٰذا ولایت مصطفیٰؐ مخلوق ہے کیونکہ ولایت مصطفیٰؐ امام مہدی کی ذات ہے آمنا وصدقنا۔

از احقر دلاور

دَلِيْلُ الْعَدْلِ وَالْفَضْلِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ امین۔ فاعلم ارشدک اللہ تعالیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام و عزیر علیہ السلام را بواسطہ امور عجیب یہود و نصاریٰ بخدائی گرفتند و بجہت ظہور قدرت خدا تعالیٰ کہ در عزیر علیہ السلام یافتند ہم او را قادر داشتند اما تمیز نہ کردند کہ مقدور و مقید چگونہ ذات مطلق و قادر قدیم باشد و در باب عیسیٰ علیہ السلام نیز اگرچہ در انجیل لفظ ابؑ و

یا اللہ دکھا ہم (مقبل مومنوں) کو سیدھا راستہ یعنی اپنی معرفت اور نبوت ولایت کی معرفت کا راستہ دکھا۔ ان کا راستہ جن کو تو نے عطا فرمایا جیسا کہ تو نے انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین کو معرفت عطا فرمائی نہ ان کا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔ جان لے اے مقبل مومن کہ اللہ تعالیٰ تجھکو ہدایت یافتہ کرے کیونکہ یہود و نصاریٰ نے عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام کو ان کے معجزوں کی بنا پر خدا بنا لیا اور عزیر علیہ السلام میں خدائے تعالیٰ کی قدرت کا ظہور جو پایا تو عزیر علیہ السلام کو قادر مطلق سمجھ لیا لیکن یہ نہ سمجھا کہ مقدر مقید (بندہ) کس طرح ذات مطلق اور قادر قدیم (خدا) ہو سکے اور اگرچہ کہ انجیل میں حق تعالیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لفظ اب اور

لہ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انجیل میں خود کو اَب (باپ) اور عیسیٰ کو ابن (بیٹا) فرمایا ہے لیکن حضرت مجتہد گروہ مہدویہ رضی اللہ نے اللہ کے فرمان اب اور ابن کا معنی مہر و پرورش فرمایا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک۔ جزو ۱۵ رکوع ۱۶) نہیں پیدا کر لیا خدا نے کوئی فرزند جیسا کہ یہود و نصاریٰ۔ بقیہ

این بجانب حقتعالی و عیسیٰؑ آمده است از ا[ل]
هم مهر و پرورش حق تعالی بعیسیٰؑ و مبدء و مرجع
او بسوی حق دانستن لایق بود تا ایشان را فرزند
او خواندن که اصلا او را فرزند و مثل و جنس و
شریک نیست کقوله تعالیٰ واذ قال الله[۱]

اور ابن آیا ہے اس سے بھی عیسیٰ علیہ السلام پر حق تعالیٰ کی
مہر اور پرورش جاننا اور عیسیٰ علیہ السلام کا مبدء اور مرجع حقتعالے
کی طرف سمجھنا سزاوار تھا نہ کہ عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہدینا لائق
تھا کیونکہ خدائے تعالیٰ کے لئے فرزند اور مثل اور جنس اور شریک ہرگز
نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور جب فرمائیگا اللہ کہ اے مریم کے

بیٹے کا زعم ہے اور نہیں ہے کوئی خدا کا شریک (ملاحظہ ہو تفسیر قادری جلد دوم ص۲۳۳ مطبوعہ نولکشور) اور اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت کے متعلق قرآن میں فرمایا ہے۔ انما الٰھکم الٰه واحد جزو ۱۴ رکوع ۹۔ تمہارا معبود خدائے واحد ہے اور اپنے حبیب محمدؐ کے عبد ہونے کے متعلق فرمایا ہے الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب۔ جزو ۱۵ رکوع ۱۳۔ ہر تعریف اللہ کو زیبا ہے جس نے اتاری اپنے بندے (محمدؐ) پر کتاب۔ اور نبوت و ولایت کے تمام محققین و متکلمین نے عبد کا معنی بندہ کیا ہے بلکہ بالاجماع و بالاتفاق۔ وحدہ لاشریک له عبدہ و رسولہ (اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ محمد اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں) کی شہادت دیتے چلے آرہے ہیں۔ اسلئے کہ خلق اللہ میں سب سے برتر بندگان خدا میں سب سے اشرف بندے یعنی محمد و مہدی علیہما السلام نے اللہ کے ایک ہونے اور اپنے بندے ہونے کی شہادت دی ہے۔ اور حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہما وسلم نے اللہ کے حکم اور اللہ کی کتاب سے آٹھ پہر اللہ کے ایک ہونے کا دم بھرنا اور آٹھ پہر اپنی اور غیر اللہ کی نفی کرنا فرض فرمایا ہے لہذا اللہ کا ایک ہونا اور محمد و مہدی علیہما السلام کا عبد اللہ ہونا محکمات سے ہے یعنی عبد کا معنی رب کرنا صحیح نہیں مگر بعض افراد کا یہ کہنا ہے کہ ہم سینہ بہ سینہ تعلیم کے لحاظ سے عبد کا معنی رب ہی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نیک توفیق عطا فرمائے۔ واضح ہو کہ روح محمدی کا معنی محمدؐ کی روح کرکے محمد کی روح پیدا ہوئی نہیں کہتے اور روح اللہ کا معنی اللہ کی روح کرکے اللہ کی روح پیدا ہوئی کہتے ہیں یہاں سینہ بہ سینہ تعلیم کے لحاظ سے عیسیٰ روح اللہؑ کو جو خدا نہیں کہتے اللہ کا شکر ہے مگر محمد کی روح یعنی ولایت محمدی باطن محمدی کو پیدا ہوئی کہنے سے محمد کا بغیر روح کے پیدا ہونا اور باطن محمد یعنی مہدیؑ کا پیدا نہ ہونا لازم آتا ہے۔ اس لئے کہ محمد کی ولایت مہدی کی ذات ہے۔

[۱] قوله تعالیٰ واذ قال الله یعیسیٰ ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین

یا عیسیٰ ابن مریم ءانت قلت للناس
اتخذونی و امی الٰہین من دون اللہ
جزء ۷ رکوع ۶۔ و قولہ تعالیٰ ھٰذا یوم
ینفع الصادقین صدقھم۔ و صادق
تحقیق آنست کہ انچہ می بیند می گوید چنانچہ اکثر
اولیاء اللہ کہ اصحاب بصائر اند بحکم حدیث من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ و بحکم قولہ
علیہ السلام ما رایت شیئاً الا و رایت
اللہ فیہ خود را دیدہ گفتند سبحانی ما
اعظم شانی و انا الحق و مانند آں تا
ایں تعلق بجا صلیست کہ ہمہ اعضای منصور
بلکہ ہر یک موی وے چناں می گفت و خلق

بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ ما تو مجھ کو او
میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
یہ دن (آخرت کا) نفع دیتا ہے صادقین کو انکا صدق۔
اور صادق تحقیق وہ ہے کہ جو کچھ دیکھتا ہے کہتا ہے۔
چنانچہ اکثر اولیاء اللہ جو اصحاب بینائی تھے حدیث
ہذا۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا پس اس نے اپنے رب کو
پہچانا۔ کے حکم اور فرمان رسولؐ نہیں دیکھی میں نے کوئی
چیز مگر اس میں اللہ کو دیکھا۔ کے حکم سے خود کو دیکھ کر
کہا کہ پاک ہوں میں کیا ہی بڑی شان ہے میری اور میں
حق ہوں اور ایسے مانند اقوال کا تعلق ایک حاصل ہے کہ منصورؒ کے تمام اعضا
بلکہ ہر ایک بال میں حق ہوں کہتا تھا اور مخلوق سمجھتی تھی کہ منصورؒ اپنی زبان
ہی سے کہتے ہیں اور حضرت مہدیؑ نے بھی اسی مقام کو متعلق فرمایا ہے کہ

من دون اللہ قال سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ
تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب ما قلت لھم الا ما امرتنی
بہ ان اعبدوا اللہ ربی و ربکم (جزء ۷ رکوع ۶)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور جب فرمائیگا اللہ کہ اے مریم کے بیٹے
عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ ما تو مجھ کو اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا؟ تو کہینگے عیسیٰ تیری ذات پاک ہے
مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا
تو تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے بیشک تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے
میں نے ان سے سوائے اس کے کچھ نہیں کہا جو تو نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے

از زبان وے می پندارند حضرت میراں علیہ السلام
نیز دراں فرمودند می بینید یا می گوید عرض کردند کہ می بینند حضرت
میراں علیہ السلام فرمودند دانستن ایمان و
گفتن کفر یعنی از خود گفتن و الا نہ زبان وے
درمیان نیست و خلاصہ ایں مقام ہم کمال
عبودیت است نہ ازیں دلیل مراد الوہیت باشد
چنانچہ حضرت میراں علیہ السلام در قول الفقر

دیکھتا ہے[۱] یا کہتا ہے تو عرض کئے کہ دیکھتا ہے۔ حضرت مہدی نے
فرمایا کہ جاننا ایمان اور کہنا کفر ہے۔ یعنی خود
سے کہنا ورنہ قائل کی زبان درمیان نہیں اور اس[۲] مقام
کا خلاصہ بھی بندگی کا کمال ہے نہ کہ اس دلیل سے مراد خدا
ہو سکتی ہے چنانچہ قول ہذا۔ جب فقر و فاقہ کامل ہوا
وہ اللہ ہے۔ کی مراد حضرت مہدی موعود مراد اللہ[۳]

۱؎ حضرت بندگیمیاں شاہ برہان رحنے تحریر فرمایا ہے کہ معاودنیز نقل ہے کہ ایک روز بندگیمیاں شیخ بھیک رضکو حق کا جذبہ ہوا انکی زباں سے یہی بات نکل رہی تھی کہ ہمہ حق است لہذا حضرت مہدیؑ نے انکے سرانے تشریف لے جاکر فرمایا دیکھتے ہو یا کہتے ہو تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ ہمہ حق است۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہاں جاننا ایماں ہے کہنا کفر ہے۔ انہوں نے وہی جواب دیا کہ ہمہ حق است۔ حضرت امام الابرارؑ نے تین بار تکرار کرکے فرمایا کیوں تم کہنہ خدا (کہنہ تجلی کے) مقید ہوگئے ہو آگے بڑھو (از شواہد الولایت باب) اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مہدیؑ نے ہمہ حق کے مسئلہ کی تائید فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ ہمہ حق جاننا ایمان ہے کہنا کفر ہے۔ حضرت مجتہد گروہ مہدویہ نے اس فرمان کی توضیح یہ فرمائی کہ مقام دیدار کو پہنچکر ہمہ حق جاننا چاہیئے نہ کہ تقلید سے ہمہ حق کہنا لائق ہے پس جو لوگ اس نقل شریف کو ولایت مصطفیؐ کے متعلق پیش کرتے ہیں بے محل ہے اس لئے کہ امامؑ کا فرمان ہمہ حق کے مسئلہ سے متعلق ہے ولایت مصطفیؐ سے متعلق نہیں۔

۲؎ حضرت مجتہد گروہ رح فرمارہے ہیں اس مقام (مقام قرب و وصال) کا خلاصہ بھی بندگی کا کمال ہے اس دلیل سے بندہ کا خدا ہونا مراد نہیں حضرت مجتہد گروہ رح نے اپنے اس قول پر فرمان مہدیؑ کو پیش فرمایا ہے کہ چنانچہ حضرت مہدیؑ نے حضرت جامی رح کے قول ہذا "الفقر اذا تم ھو اللہ" این است (جب طالب مولیٰ کا فقر کامل ہو تو وہ اللہ ہے) کو سن کر ارشاد فرمایا کہ فہو عبد اللہ این است (پس وہ اللہ کا بندہ ہے) مولوی سید نجم الدین صاحب المعی مرحوم نے اس مقام کی توضیح میں بہترین شعر فرمایا ہے کہ

ہم انا الحق کہیں سنتے تھے کہیں سبحانی ۔ یاں تھی ہر ایک کو تعلیم کہ بندہ ہونا۔

اذا تم ہو اللہ فرمودند فہو عبد اللہ انیست وحضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ دانستن ایمان وگفتن کفر پس باید دانست کہ دریں محل دانستن بتحقیق باید نگفتن بتقلید شاید عقیدہ راست و درست آنست کہ اول فکر کند کہ او را ایں صفت روا ہست پس برآں دلیل کند زیرا کہ چوں صفتے بذات او روا نباشد براں صفت دلیل آوردن چناں است ہمچوں گمراہان و مشرکان اگرچہ ہزار دلائل قوی آرند ہم چہ سود دارد کقولہ تعالیٰ ویجادل الذین کفروا بالباطل لیدحضوبہ الحق (جزو ۱۵ رکوع ۲۰)۔ وقولہٗ تعالیٰ لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شیٰطین الانسِ والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا او مثل ایں آنست چنانچہ حق تعالیٰ فعل جبرئیل و دیگر فرشتگان را بفعل ذات خود نسبت کردہ بلکہ بذات خود اضافت نمودہ است کقولہٖ تعالیٰ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ (جزء ۲۹ رکوع ۱۷) وقولہٗ تعالیٰ قدرنا انہا لمن الغابرین (جزو ۱۴ رکوع ۴) بلکہ در حق دیگر بندگان کقولہ تعالیٰ واقرضوا اللہ قرضا حسنا۔ وکذلک فی ھلاکۃ الکافرین کما اخبر سبحانہٗ وتعالیٰ یحاربون اللہ ورسولہٗ وقولہ تعالیٰ فاتی اللہ بنیانھم من القواعد

نے یہ فرمائی کہ وہ اللہ کا بندہ ہے۔ اور حضرت مہدیؑ نے جاننا ایمان اور کہنا کفر، جو فرمایا ہے پس جاننا چاہیے کہ اس محل میں مقام دیدار کو پہنچکر ہمہ حق جاننا چاہیئے نہ کہ تقلید سے ہمہ حق کہدینا لائق ہے عقیدہ صحیح و درست وہ ہے کہ اول فکر کرے کہ بندہ کے لئے یہ صفت (الوہیت) روا ہے تو اس پر دلیل پیش کرے اس لئے کہ جب الوہیت بندہ کی ذات کے لئے روا نہیں تو بندہ کی الوہیت پر دلیل لانا ایسا ہے جیسا کہ گمراہ اور مشرکین اگرچہ ہزار قوی دلائل لاتے ہیں تو بھی کیا فائدہ دیتی ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جھگڑے کرتے ہیں کافر جھوٹے تا کہ اس کی وجہ سے حق کو لڑکھڑا دیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمی اور جن کہ سکھاتا رہتا ہے ایک دوسرے کو ملمع دار باتیں فریب دینے کو اور اس کے مانند دوسری آیتیں یہ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل اور دوسرے فرشتوں کے فعل کو اپنی ذات کے فعل سے نسبت کی ہے بلکہ اپنی ذات سے اضافت کی مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب ہم قرآن پڑھا کریں تو پیروی کر اس کے پڑھنے کی اور فرماتا ہے ہم نے ٹھیرا لیا ہے وہ ضرور رہجانے والوں میں ہے بلکہ دوسرے بندوں کے حق میں فرماتا ہے اور اللہ کو قرض دو قرض حسن۔ اور اسطرح کافروں کی ہلاکت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اللہ سے اور رسول سے لڑتے ہیں اور فرماتا ہے تو آپہنچا اللہ ان کی عمارت پر بنیادوں کی جانب سے۔

وقولہٗ تعالیٰ یَاْتِیَھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ
جزو ۲ رکوع ۹) وقولہٗ تعالیٰ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ
اَیْدِیْھِمْ (جزو ۲۶ رکوع ۹) اما دریں کلمات حکم
باسرار الفاظ است نہ باظہار آن زیرا کہ اتفاق
اجماع آنست کہ خدا تعالیٰ از زمان و مکان و آمدن
و رفتن منزہ است و از تشبیہ و تقدیر و امثال آن
مبرا است و مانند ایں احکام محکمات اند و عکس آن
متشابہات فاما الذین فی قلوبھم زیغٌ
فیتبعون ما تشابہ پس ناچار حقیقت آن
الفاظ چنین باید گفت کہ جملہ مخلوقات نتیجہ صفت (جزو ۳ رکوع ۹)
ذات اوست بدیں جہت آن ہمہ اضافات
مضاف الیہ می باشد قولہ تعالیٰ واللّٰہُ
خلقکم وما تعملون (جزو ۲۳ رکوع ۷) و با
احکام شرع میگویند العبد وما لہ لمولاہٗ
و در تمثیل مجازی نوکر و مملوک خود را کہ بر کاری گمارند
میگویند کہ دراں محل او بجائے من است و چیزیکہ
بفرمودہٗ کسے میشود آن کار او میگوید کہ من کردہ
ام و وکیل را بجائے موکل دارند ہمچنان خلیفۂ
شخصے را نیز باید شناخت بنا ر علیہ واجب شد کہ چنانچہ

اور فرماتا ہے آجاوے ان پر اللہ ابر کے سائبانوں
میں اور فرماتا ہے۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے
اوپر ہے ان کلمات الٰہیہ کا تعلق الفاظ کے اسرار
سے ہے نہ کہ ظاہر الفاظ سے اس لئے کہ اجماع کا
اتفاق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ زمان مکان آنے اور جانے
سے پاک ہے مشابہت اندازہ اور ان کی جیسی چیزوں
سے بری ہے اور مانند ان کے احکام محکمات ہیں اور انکے
برعکس متشابہات ہیں لیکن جن کے دلوں میں کجی ہے
وہ تو متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں پس
ضرور ہوا کہ ان الفاظ الٰہیہ کی حقیقت اس طرح بیان کیجائے
کہ جملہ مخلوقات خدا کی ذات کی صفت کا نتیجہ ہیں اس جہت سے
وہ تمام اضافات مضاف الیہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور ان چیزوں کو جو تم بناتے ہو
اور شرعی احکام میں کہتے ہیں کہ غلام اور اس کا مال
اس کے آقا کا ہے اور مجازی تمثیل میں اپنے غلام اور نوکر کو
کسی کام پر مقرر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس کام کی جگہ وہ میری
جائے ہے اور جو چیز کہ کسی کے فرمان کی وجہ سے ہوتی ہے
تو فرمان دینے والا کہتا ہے کہ وہ کام میں نے کیا ہے اور وکیل کو
موکل کی جائے پر سمجھتے ہیں اسیطرح کسی شخص کے خلیفہ کو بھی پہچاننا
چاہیے بنا علیہ واجب ہوا کہ جس طرح

ــــــــــــــــــــــــــــــ

سہ حضرت مجتہد گروہ رحمہ فرمارہے ہیں کہ "جس طرح متشابہات کا معنی محکمات کے موافق کرتے ہیں اسی طرح ہر ایک دلیل قوی کا معنی بھی اجماعی معنی کے موافق کریں اجماعی معنی کو چھوڑ کر ذات سے معنی کرنا دین کا خلاف کرنا ہے بلکہ دین میں خلل اور خطا پیدا ہونے کا ذریعہ ذاتی معنی ہی ہے" اس سے ظاہر ہے کہ آیات قرآن احادیث رسول اور نقول

بقیہ صـ ۱۳

متشابہات را موافق محکمات تعبیر نمایند ہر یک
دلیل اقوی را ہم موافق اجماع تاویل فرمایند
و برعکس آن خلاف دین است بلکہ واسطۂ خطا و
خلل ہمین است ایضاً شرف اصحاب پیغمبر علیہ السلام
نیز ہمچوں شرف انبیا ہست۔ کقولہ تعالیٰ و
من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین
انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
جزو ۵ رکوع ۶) وقولہ تعالیٰ ذالک مثلہم فی التوراۃ
ومثلہم فی الانجیل جزو ۲۶ رکوع ۱۲ پس نص
کتاب ثابت شد کہ تعریف ایشان در کتب سماویہ منصوص است

متشابہات کا معنیٰ محکمات کے موافق کرتے ہیں اسی طرح
ہر ایک دلیل قوی کا معنیٰ بھی اجماعی معنی کے موافق کریں
اجماعی معنی کو چھوڑ کر ذات سے معنیٰ کرنا دین کا خلاف کرنا ہے
بلکہ اجماع کے خلاف دلیل قوی کا معنی کرنا دین میں خطا و خلل پیدا
ہونیکا ذریعہ ہے۔ نیز پیغمبر کے اصحاب کا شرف انبیاء
کے شرف کے مانند ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو کہنا مانتے
ہیں اللہ و رسول کا تو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر انعام فرمایا
اللہ نے یعنی صدیقین شہدا اور صالحین اور یہ لوگ (جنت میں)
پیغمبروں کے اچھے رفیق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
یہی ان کی صفت ہے توریت میں اور ان کی صفت انجیل میں
پس نص کتاب سے ثابت ہے کہ صحابہ رضی کی تعریف کتب سماویہ میں
منصوص ہے

تکملہ صفحہ ۱۲ مہدئی جو متشابہات سے ہیں ان کے معنی آیات قرآن احادیث رسول اور نقول مہدی جو محکمات سے ہیں
ان کے موافق کرنا چاہیے محکمات کے خلاف متشابہات کا معنیٰ کرنا دینداری نہیں ہے اسی طرح ہر ایک دلیل قوی کا معنی اجماعی
معنی کے موافق کرنا دینداری ہے کسی کے سینہ بسینہ معنی اکے موافق دلیل قوی کا معنیٰ کرنا دین داری نہیں اس لئے کہ حضرت مجتہد گروہ رح
فرمارہے ہیں کہ ہر ایک دلیل قوی کا معنی اجماعی معنی کو چھوڑ کر ذاتی معنی کرنا دین کا خلاف کرنا ہے۔ نیز حضرت مجتہد گروہ رح
نے تحریر فرمایا ہے "در مواہب آوردہ محکمات آنست کہ محتمل یک وجہ بیش نباشد (ملاحظہ ہو رسالہ اجوبہ) مواہب میں لایا ہے
محکمات وہ ہے کہ ایک وجہ سے زیادہ احتمال نہ ہو یعنی محکمات میں لفظ کے جو حقیقی معنی ہیں ان کے سوائے دوسرے معنی نہیں کر سکتے
اور متشابہات میں لفظ کا معنیٰ بدل کر کر سکتے ہیں اسی لئے تاکید کی گئی ہے کہ متشابہات کا معنیٰ محکمات کے موافق ہو چنانچہ
حضرت مجتہد گروہ رحنے تحریر فرمایا ہے کہ "جو لوگ اہل دل اور صاحب شعور تھے انہوں نے اعتقادیات کو محکمات سے لفظ
کیا (سینہ بسینہ اخذ نہیں کیا) اور تمام عملیات کو متشابہات سے استنباط فرمایا اور محکمات کے موافق متشابہات کی تاویل کی
نہ کہ برخلاف اس کے (ملاحظہ ہو میزان العقائد مع الفوائد مطبوعہ صفحہ ۳ و ۴)

بلکہ مصطفیٰ علیہ السلام شرف صحابہ بخود چنداں
فرمودہ اند کہ اکثر خلائق نافہمیدہ باآں دلیل گمراہ
گشتند واز ایشاں بعض بہ تسویت نبیؐ و علیؑ
حجت می آرند کقولہ علیہ السلام خلقت
انا و علی من نور واحد مانند آں بسیار
است کہ بداں سبب برخے بشرف علیؓ بر نبی
علیہ السلام قائل گشتہ اند کما روی عن
جابر بن عبد اللہ الانصاری انہ قال قال
رسول اللہ صلعم الا انبئك بخیر
ھٰذہ الامۃ قال بلیٰ یا رسول اللہ
قال علیہ السلام علی ابن ابی طالب
فانہ خیر البشر من ابیٰ فقد کفر
علیٰ شفاء المومنین وغیظ المنافقین
ایضا روی عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال من احب ان
ینظر الی اسرافیل وھیبتہ والی میکائیل
ورتبتہ والی جبرئیل وجلالتہ
والی نوح وخشیتہ والی ابراھیم
وخلتہ والی یعقوب وحزنہ و
الی یوسف وجمالہ والی موسیٰ
ومناجاتہ والی عیسیٰ وسنتہ و
والی یحییٰ وزھدہ والی یونس

بلکہ مصطفےٰ علیہ السلام نے اپنے صحابہ رضؓ کا شرف اس قدر بیان
فرمایا ہے کہ اکثر خلائق ان سمجھی سے اس دلیل سے گمراہ ہوئی اور
ان میں کے بعض تو نبیؐ اور علیؑ کی برابری پر حجت گردانتے ہیں
چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اور علی ایک ہی نور سے پیدا
کئے گئے۔ اس حدیث کے مانند بہت سی حدیثیں ہیں جن کے سبب سے
تھوڑے لوگ نبیؐ پر علی رضؓ کے شرف کے قائل ہیں۔ چنانچہ جابر
ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ کو اس شخص
سے آگاہ نہ کروں جو اس امت میں سب سے بہتر ہے تو کہا
کیوں نہیں یا رسول اللہ تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا
کہ علی ابن ابی طالب بیشک اپنے زمانہ خلافت کے
لوگوں میں سب سے بہتر بشر ہوں گے جو شخص کہ انکار کیا
پس وہ کافر ہوا۔ جیسا کہ شفاء المومنین وغیظ المنافقین میں
ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ
نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ دیکھے اسرافیل کو اور اس کی
صورت کو میکائیل کو اور اس کے رتبہ کو جبرئیل کو اور
اس کی بزرگی کو۔ نوح کو اور اس کے خوف
الٰہی کو ابراہیم کو اور اس کے حبِ خدا کو یعقوب
کو اور اس کے سوز و گداز کو یوسف کو اور اس کے
کے جمال کو موسیٰ کو اور اس کی مناجات کو۔
عیسیٰ کو اور اس کی سنت کو۔ یحییٰ کو اور اس کے زہد
کو یونس کو

ووسرعه والیٰ محمد وسنته فلینظر
الیٰ علی ابن ابی طالب فانہٗ فیہ سبعین
خصلۃ من خصال الانبیاءِ لانی غیرہٖ
وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اراد ان ینظر الیٰ آدم فی علمہٖ
والیٰ نوح فی فهمہٖ والیٰ ابراهیم
فی حلمہ والیٰ موسیٰ فی شدتہٖ و
الیٰ عیسیٰ فی زهدہٖ والیٰ محمد فی
مهابتہٖ والیٰ جبرئیل فی امانتہٖ
والیٰ میکائیل فی رافتہٖ والیٰ الشمس المنیر
والیٰ البدر المضی والیٰ کوکب الهدیٰ
فلینظر الیٰ هذا الفتیٰ یعنی علی ابن
ابی طالب رضی اللہ عنہٗ وبشلہ بسیار
احادیث در فضل هر یک صحابه وارد اند۔
قال علیه السلام علی منی کراس فی
الجسد بلکه قبیلهٔ از ایشان علیؓ را خدا میگویند
چنانچه معلوم است وبعضی بفضل عمر رضی اللہ
عنہٗ دلیل میکنند که پانزده آیات موافقت
وی منزل شده اند بلکه در بعضی محل چون قتل اسیران

اور اس کی پرہیزگاری کو محمد کو اور محمد کی سنت کو تو
پس اس کو چاہیئے کہ وہ علی ابن ابی طالب کو دیکھے اسلئے
کہ علی میں انبیاء کی خصلتوں میں سے ستر خصلتیں موجود ہیں
علی کے سوائے کسی دوسرے میں نہیں اور نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ دیکھے آدم کو اس کے
علم میں نوح کو اس کی دانائی میں اور ابراہیم کو اس کے
حلم میں موسیٰ کو اس کی سختی میں عیسیٰ کو اس کے
زہد میں محمد کو اس کے رعب میں جبرئیل کو اس
کی امانت میں میکائیل کو اس کی مہربانی میں روشن
سورج اور چاند کو اور رہنمائی کرنے والے
تارے کو تو چاہیئے کہ دیکھے اس جوان یعنی
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہٗ کو۔ اور ایسی
بہت سی حدیثیں ہر ایک صحابی کے فضل کے متعلق
آئی ہیں۔
آنحضرت نے فرمایا۔ علی میرے لئے ایسا ہے جیسا کہ
جسد پر سر بلکہ ان میں کا ایک قبیلہ علی رضؓ کو خدا کہتا
ہے چنانچہ یہ بات معلوم ہے اور بعضی عمر رضؓ کے فضل
پر دلیل لاتے ہیں کہ پندرہ آیتیں عمر رضؓ کی موافقت میں
نازل ہوئی ہیں بلکہ بعض محل میں مثلاً بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے منافقی [له]

له تفسیر قادری میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُبی کی بیماری میں اس کی عیادت کے واسطے تشریف لے گئے
اور اس نے حضرت سے التماس کی کہ آپ اپنا پیراہن عطا فرمائیں کہ میرے مرنے کے بعد لوگ میرا کفن بنائیں اور میرے
دفن کے وقت آپ تشریف لائیے اور میرے جنازہ کی نماز پڑھائیے اور میری مغفرت خدا سے مانگئے آنحضرتؐ
بقیہ صـ ۱۶

بدرود در نماز بر جنازہ منافق و منع کردن
کتابت وصیت پیغمبر علیہ السلام و حمایت
حق تعالیٰ بر مباشرت او کہ در ماہ رمضان
واقع شدہ بود شرف وی را بر پیغمبرؐ شمارند و نہ
چنانست بلکہ آنہا دلیل بر شرف ایشاں در
دیگر صحابہ می تواند بود در ایں جزو تمام شرف
ایشاں شرف اوست چرا کہ او چناں شرف
دارد کہ بواسطہ او ایشاں را ایں چنیں فضل
است پس فضل او را حد و نہایت نیست چرا کہ
فضل آنکس میان یکدیگر است فاما آنکس کہ
صاحب ایشاں است بروچوں شود نہ شرف
ایشاں بر صاحب ایشاں کقولہ تعالیٰ
مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا
نَذِيرٌ مُّبِين (جزو ۹ رکوع ۱۳)۔

کے جنازہ پر نماز پڑھنے سے منع کرنے پیغمبر کو وصیت
لکھنے سے منع کرنے اور ماہ رمضان میں ان سے
مباشرت جو واقع ہوئی اس کی حمایت
منجانب حق تعالیٰ ہونے سے پیغمبرؐ پر عمرؓ کو
شرف دیتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ ساری
باتیں دوسرے صحابہ پر ان کے شرف کی دلیل ہو سکتی ہیں
ان تمام باتوں میں عمرؓ کا شرف نبی کے شرف سے ہے
کیونکہ نبیؐ ایسا شرف رکھتے ہیں کہ اسی کے واسطے
ان کے لئے ایسا فضل ہے پس نبیؐ کے فضل کے لئے حد و
نہایت نہیں اس لئے کہ عمرؓ کو فضل صحابہ کے درمیان
ہے پس جو ذات پاک صحابہ کی صاحب ہے اس پر ان کا
فضل کیونکر ہو۔ حاصل یہ کہ ان کے صاحب پر ان کا
شرف کچھ نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کے صاحب کو
کچھ جنون نہیں ہے۔ پس وہ تو ڈرانے والا ہے صاف۔

تکملہ صـ۱۵ دو پیراہن پہنے ہوئے تھے اوپر والا پیراہن آپ نے اسے دیدیا اور اس کے جنازہ پر بھی آپ تشریف
لے گئے اور چاہا کہ نماز پڑھائیں اور حضرت فاروق اعظمؓ اس باب میں نہایت مضطرب تھے اور اسکی برائیاں آنحضرتؐ کو یاد دلاتے تھے اور بہت
منع کرتے تھے آخر کو آنحضرتؐ کمال لطف اور مہربانی جو رکھتے تھے اس وجہ سے آپ نے قصد کیا کہ اس پر
نماز پڑھیں تو یہ آیت نازل ہوئی ۔ ولا تصل۔ اور نماز نہ پڑھ علیٰ احد کسی پر منہم مات منافقوں میں سے
جو مرے ابدا کبھی ولا تقم اور نہ کھڑا ہو علیٰ قبرہ اسکی قبر پر دفن یا زیارت یا دعا یا استغفار کے واسطے انہم تحقیق کہ منافق
کفروا باللہ کافر ہوئے ساتھ خدا کے ورسولہ اور اس کے رسول کے ساتھ کہ فرمانبرداری نہ کی وماتوا اور مرے وہ
وھم فاسقون۔ حالانکہ وہ باہر نکلے ہوئے ہیں راہ ایمان سے۔
(ملاحظہ ہو تفسیر قادری جلد اول صـ۴۰۵ مطبوعہ نولکشور)

وقولہ علیہ السلام انا سید ولد آدمؑ
وقولہ علیہ السلام انا احمد بلا میم
یعنی نور وی مثل ندارد و مراد دریتیم نیز ہمیں کہ او دریتیم
است پس خدائے تعالیٰ می فرماید۔ ان اللہ
وَمَلٰئِکَتَہٗ یصلون علی النبی یا ایھا الذین
اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (جزو ۲۲ رکوع ۴)
وقولہ تعالیٰ۔ وتعزروہ وتوقروہ وَ
تسبحوہ بکرۃ واصیلا (جزو ۲۶ رکوع ۹) وقولہ تعالیٰ
یا ایھا الذین اٰمنوا لاتقدموا بین یدی
اللہ ورسولہ الاٰخر۔ جز ۲۶۔ رکوع ۱۳) و مانند
این در اطاعت واتباع و دیگر شاہنائے وے
ہمہ اصحاب او چنان ماموراند کہ او در شان
ایشان کذا مامور نیست وہمچنان شرف مہدی
موعود علیہ السلام واصحاب او رضی اللہ
عنہم نیز دانستن واجب است وحضرت
میراں علیہ السلام در باب بندگی میراں سید محمود رضؓ
وبندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کہ بذات خود نسبت
کردہ اند نیز ہمچنان است بلکہ فرمودہ اند کہ
پیش ایشان چند مہدی خواہند شد لیکن مہدی

اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں
اور نیز فرمایا کہ۔ میں احمد ہوں بغیر میم کے۔ یعنی آپ کا
نور مثل نہیں رکھتا ہے اور دریتیم سے مراد یہی ہے
کہ وہ ایک نورانی موتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے
بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں
نبی پر مومنو! تم بھی درود بھیجو اس پر اور سلام بھیجو اور
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم
کرو اور اللہ کی تسبیح کرو صبح وشام۔ اور فرماتا ہے۔
مومنو پیش دستی نہ کرو اللہ اور اس کے رسول کے
روبرو۔ اور اس قسم کی دوسری آیتیں جو نبی کی شان
میں وارد ہوئی ہیں۔ ان آیتوں کے مطابق نبیؐ کی
اطاعت واتباع پر آپ کے اصحابؓ جس طرح مامور
ہیں۔ اس طرح صحابہ کی شان میں جو آیتیں وارد ہوئی ہیں
ان کی اتباع کرنے پر نبیؐ مامور نہیں ہیں اور اسی طرح
مہدی موعودؑ کے شرف اور آپ کے اصحابؓ کے شرف کو
بھی جاننا واجب ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام
نے بندگی میراں سید محمود رضؓ اور بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
کو اپنی ذات سے جو نسبت فرمائی ایسی ہی ہے (جیسی کہ نسبت
نبیؐ کی آپ کے صحابہؓ سے ہے) حضرت مہدی علیہ السلام
نے یہاں تک فرمایا ہے کہ ان کے روبرو چند مہدی ہوں گے لیکن اجماع کے اتفاق سے مہدی موعودؑ ایک ہی ہیں اور روایات مقیدیہ محمدیہ کے خاتم مہدی

ؔ حضرت مجتہد گروہ رح فرماتے ہیں کہ احمد بلا میم میں میم کے معنی مثل کے ہیں یعنی نور محمدی اپنا مثل نہیں رکھتا ہے یعنی اول
ما خلق اللہ نوری پس یہ نور جو مخلوق اول تھا اسی نور سے سب کائنات ظہور میں آئی۔

موعودؑ یکے است وخاتم الولایتہ المقیدہ المحمدیۃ جز او کسے نیست باتفاق اجماع وتشریف لولاک لما خلقت الاکوان لولاک لما اظہرت الربوبیۃ یا نوری نور یا سر سری ویا خزاین معرفتی افتدیت علیک ملکی یا محمد ہم نور احمد است کہ خاتمین مظہر او یند یعنی ولایت مصطفی علیہ السلام ۔ وبدیں جہت فرمودند ۔ فسبحان اللہ وما انا من المشرکین ۔ فرمودند خدا پاک است وما ہر دو از جملہ مشرکان نہ ایم اینجا دیگران کجا بلکہ بہ حکم سابقہ باقی ہمہ فدای او یند پس سعادت آن کس است کہ مال وعیال تن وجان او فدایش باشد لیکن مضلان ہر زمان بہ مفہوم خود دلیل وقیاس خلاف سنت وجماعت اختیار کردہ ۔ لفی ضلال بعید جزوہ ۲ رکوع ۳ افتادہ اند یعنی باعتبار دلیل ہرگز رجوع بتقلید اجماع نہ کنند باوجود کہ درباب اعتقادیات دلیل معتبر نیست الا کہ نص کتاب وسنت فاما او ہم متعلق باجماع است

موعود کے سوائے دوسرا نہیں اور اگر تو نہ ہوتا تو میں دونو جہان پیدا نہ کرتا ۔ اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا ۔ اے میرے نور کے نور اے میرے بھید کے بھید اور اے میری معرفت کے خزانے میں اپنا ملک تجھ پر فدا کیا اے محمد کا شرف بھی نور احمد کا ہے کہ خاتم الانبیا محمد رسول اللہ اور خاتم الاولیا سید محمد امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہما السلام اس نور احمد یعنے مصطفےٰ کی ولایت کے مظہر ہیں ۔

اور اسی وجہ سے حضرت مہدیؑ نے فرمایا فسبحان اللہ وما انا من المشرکین ۔ فرمایا کہ خدا پاک ہے اور ہم دونو (محمد اور سید محمد) جملہ مشرکوں سے نہیں ہیں ۔ اس مقام پر دوسرے کہاں پہنچ سکتے ہیں بلکہ حکم سابقہ سے (لولاک الخ سے) باقی سب مہدی موعودؑ پر فدا ہیں پس سعادت اس شخص کی ہے اس کا مال عیال تن اور جان مہدی موعودؑ پر فدا ہو لیکن ہر زمانے کے گمراہ لوگ سنت وجماعت کے خلاف اپنے منشا کے موافق دلیل وقیاس اختیار کر کے پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ یعنی دلیل کا اختیار کر کے اجماع کی تقلید کی طرف ہرگز توجہ نہیں کرتے باوجود کہ اعتقادیات کے باب میں دلیل معتبر نہیں مگر نص کتاب وسنت ولیکن نص کتاب وسنت بھی اجماع سے متعلق ہے

لہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہؓ فرمارہے ہیں کہ "اعتقادیات کے باب میں دلیل معتبر نہیں مگر نص کتاب وسنت ولیکن نص کتاب وسنت بھی اجماع سے متعلق ہے" اس سے ظاہر ہے کہ عقاید کے لئے دلیل معتبر آیت قرآن وحدیث رسولؐ ہے کسی کا ذاتی خیال اور کسی کا سینہ بسینہ قول دلیل معتبر نہیں اور آیت قرآن وحدیث رسولؐ کو بھی کسی نے اپنے ذاتی عقیدہ کی دلیل میں پیش کیا تو وہ آیت قرآن وحدیث رسولؐ اس کے ذاتی عقیدہ کیلئے دلیل معتبر نہیں ہوسکتی تو کسی کا سینہ بسینہ قول دلیل معتبر کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ نص کتاب وسنت بھی اجماع سے متعلق ہے

دگرنہ ہر یک قبیلہ مبتدعانہ بر عقیدہ خود حجت از کتاب وسنت آرد ولهٰذا قال فی البزدوی من انکر الاجماع فقد بطل دینہ کلہٗ لان مدار اصول الدین کلها ومرجعها الی اجماع المسلمین وکذا قال اللّٰہ تعالیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جهنم (جزء رکوع ۱۴) بدان اے برادر اصل اصول دین کلام اللہ است بواسطۂ اجماع صحیح درجمع شد پس دران تاویل وتفسیر ومحل تشبیہ ونسخ بقول اجماع مقبول شد بلکہ تمام الفاظ کلام اللہ کہ قدیم وغیر مخلوق وبے حرف۔

ورنہ ہر بدعتی قبیلہ اپنے عقیدہ پر کتاب وسنت سے حجت لاتا ہے اور اسی لئے بزدوی میں کہا ہے کہ جس نے اجماع کا انکار کیا پس اس کا پورا دین باطل ہوگیا کیونکہ دین کے تمام اصول کا دار و مدار مسلمانوں کے اجماع پر ہے یعنی اجماع کے قول پر ہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو شخص چلے گا مومنوں کے راستہ کے سوا دوسرے راستہ پر تو ہم اس کو چلائے جائینگے اسی راستہ پر جس پر وہ چلا اور اس کو جھونک دیں گے دوزخ میں۔ جان اے بھائی کہ دین کے اصول کی اصل کلام اللہ ہے۔ یہ بھی اجماع کے ذریعہ صحیح اور جمع ہوا پس کلام اللہ میں بھی تاویل تفسیر محل تشبیہ اور نسخ اجماع کے قول سے مقبول ہوا بلکہ تمام الفاظ کلام اللہ کے کلامؒ نفسی ہونے کی حیثیت سے قدیم اور غیر مخلوق اور بے حرف

لہ جس طرح کلام کلام نفسی ہونے کی حیثیت سے غیر مخلوق پیدا نہ ہوا اور کلام لفظی ہونے کی حیثیت سے مخلوق یعنے پیدا ہوا اسی طرح ولایت ولایت اللہ ہونے کی حیثیت سے غیر مخلوق پیدا نہ ہوئی اور ولایت مصطفےٰ ہونے کی حیثیت سے مخلوق یعنے پیدا ہوئی۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کو اپنا کلام عطا فرمایا ہے تو اس عطا شدہ کلام اللہ کو کلام لفظی اور مخلوق کہتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو ولایت عطا فرمائی ہے۔ اسی اللہ کی عطا شدہ ولایت مصطفےٰؐ کو حضرت شاہ خوندمیر صدیق ولایتؓ نے ولایت مقیدہ فرمایا ہے (ملاحظہ ہو مکتوب ملتانی مطبوعہ صہ سطر ۳) اسی اللہ کی عطا شدہ ولایت مصطفےٰؐ کو حضرت مجتہد گروہ مہدویہؒ نے ولایت مقیدہ تحریر فرمایا ہے (ملاحظہ ہو تسویۃ الخاتمین مطبوعہ صہ ۱۱ سطر ۷) اسی اللہ کی عطا شدہ ولایت مقیدہ مصطفےٰؐ کے متعلق تمام اولین و آخرین کا امام اور تمام محققین و متکلمین کا پیشوا امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسولؑ نے فرمایا ہے کہ "آنجا سرتا پا ولایت بود اما رسول خداؐ باظہار آن مامور بنود نہ بندہ مامور است" (ملاحظہ ہو تسویۃ الخاتمین صہ ۵۹)۔

بقیہ صہ ۱۹

دیے صورت است موافق اجماع محمل کردہ اند
پس تفہیم باید شد وقتیکہ درخلاف اجماع برعین الفاظ
کلام اللہ نیز حکم کردن خطا است تا برخلاف آن
دیگر دلائل کجا است بدیں جہت قرار تمام
اہل الحق برہمیں شدہ است چنانچہ در مقصد
الاقصیٰ آوردہ است کہ کمال خلاصہ آدمی
درآنست کہ دعوی محققی خود را از سر بنہد و
پا از حد تقلید بیروں نہند۔ وھی تقلید
الاجماع و امامہ و اتفاق اجماع ایں
گروہ نیز چناں است کہ از بندگیمیاں سلخوندمیر رض
معلوم میشود نقل است وقتیکہ بندگیمیاں رض

دیے صورت ہیں۔ اجماع کے موافق حمل کئے ہیں پس سمجھنا
چاہیے کہ جب کلام اللہ کے الفاظ پر اجماع کے خلاف
حکم کرنا خطا ہے تو کلام اللہ کے سوائے دوسرے دلائل جو
اجماع کے خلاف پیش کئے جائیں تو ان کا کیا مرتبہ اسی
وجہ سے تمام محققین کا اتفاق اس طرح ہوا ہے چنانچہ
مقصد اقصیٰ میں لایا ہے کہ آدمی کے کمال خلاصہ یہ ہے
کہ اپنے محقق ہونے کے دعوے کو اپنے سر سے پھینکدے
اور تقلید کے حد سے باہر قدم نہ رکھے۔ یہی اجماع اور
اس کے امام کی تقلید ہے۔ اور اس گروہ کے اجماع
کا اتفاق بھی ایسا ہی ہے۔ جو بندگی میاں سلخوندمیر رض
سے معلوم ہوتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک وقت بندگیمیاں رض

بقیہ ص ۱۹ ترجمہ۔ وہاں مصطفیٰ ؑ کی ذات میں (سرتاپا ولایت تھی مگر رسول خدا ؑ اس کے (سرتاپا ولایت کے) اظہار پر مامور نہ تھے۔ بندہ مامور ہے) حضرت مہدی ؑ کے فرمان میں "آنجا" (وہاں) اور "سرتاپا ولایت بود" (سرتاپا ولایت تھی) کے الفاظ موجود ہیں یہ الفاظ ہدایت کر رہے ہیں کہ مصطفیٰ ؑ کی ذات مبارک سرتاپا صفت ولایت سے متصف تھی اسی سرتاپا ولایت مصطفیٰ ؑ کا نام روح محمدی نور محمدی جوہر اول باطن مصطفیٰ حقیقت مصطفیٰ ذات مصطفیٰ اور حقیقت محمدی ہے (ملاحظہ ہو تسویت الخاتمین) اسی سرتاپا ولایت مقیدہ محمدی کا خاتم امام مہدی موعود آخر الزمان خلیفۃ الرحمن علیہ السلام نے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی ذات کو تبلا کر فرمایا کہ "یہ مصطفیٰ ؑ کی ولایت ہے"۔

اور بعض افراد قوم خدائے تعالیٰ کی ذات کو تبلا کر فرماتے ہیں کہ "وہ مصطفیٰ ؑ کی ولایت ہے"۔

وانصتوا لعلکم ترحمون

در بیان کلام اللہ وما قدروا اللہ
حق قدرہ۔ فرمودند کہ مہدی علیہ السلام
نیز چنانچہ درما آمدہ ہمچناں رفت نہ شناختندش
چنانچہ باید شناخت ملک بخن گفتند
آیا نزد خوندکار ہم میاں فرمودند
آری بار دیگر پرسیدند کہ خوندکار
چہ قدر اخذ کردند فرمودند
ہمچو در سبوئے پر آب انگشت سبابہ
ترکند از آں آب چہ کم شود یا
ہمچوں کنجشک تشنہ در دریا غوطہ زند
و در و پر تمام تر گرداند از دریا چہ
کم گردد۔ فرمودند ملک بخن ولایت
مصطفیٰ الآن کما کان نقل است حضرت
میران علیہ السلام فرمودند ہر کہ می آید بہ بحث
پیش آید در خاطر بندہ ہوس ماندہ کہ ہیچ کس
دامن بندہ نگرفت بر آن کہ سید محمد خدا را نمائی
اگر بندہ ننمودی کاذب بودی اینجا بندگی میاں
فرمودند ما نیز دریں سخن ہستیم کسی گفت خوندکار چگونہ
باشند فرمودند کہ دعوت او بریں بود کہ چنانچہ
خدای را خود می بیند ہمچناں بنماید دریں
محل ما ہم دامن او گرفتن نتوانستیم نقل است
بندگیمیاں حالی لبان خود را فرمودند

نے کلام اللہ کے بیان کے موقع پر فرمان خدا۔ وما قدروا
اللہ حق قدرہ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی
جیسی کہ قدر چاہیے تھی کے تحت فرمایا کہ مہدیؑ بھی جس
شان سے ہمارے درمیان آئے ویسی ہی شان سے چلے
گئے۔ جیسا کہ مہدی کو پہچاننا چاہیے تھا نہیں پہچانا۔ ملک بخنؓ نے
کہا کیا خوندکار کے نزدیک بھی (یہی بات ہے جیسا کہ
پہچاننا چاہیئے نہیں پہچانے) فرمایا کہ ہاں ملک بخنؓ نے میاںؓ
سے مکرر پوچھا کہ خوندکارؓ نے مہدیؑ سے کس قدر حاصل کیا
تو فرمایا کہ پانی سے بھرے ہوئے گھڑے میں انگلی تر کی جائے
تو پانی میں کیا کمی ہوتی ہے۔ اسی طرح پیاسی چڑیا دریا میں
غوطہ لگائے اور اس میں تمام پروں کو بھگولے تو دریا کے
پانی میں کیا کمی ہو جاتی ہے۔ اور فرمایا اے ملک بخن ولایت
مصطفیٰ اب ویسی ہی ہے جیسی کہ تھی نقل ہے حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ جو کوئی آتا ہے بحث سے پیش آتا ہے بندہ کے دل
میں ہوس رہی کہ کوئی شخص بندہ کا دامن پکڑ کر نہ کہا کہ
سید محمد خدا کو دکھاؤ اگر بندہ خدا کو نہ دکھاتا تو جھوٹا ہوتا
اس محل میں بندگی میاں نے فرمایا کہ ہم بھی اس فرمان
کے تحت ہیں کسی نے میاں سے کہا خوندکار اس فرمان
کے تحت کیسے ہو سکتے ہیں تو فرمایا مہدیؑ کی دعوت اسی پر
تھی۔ چنانچہ مہدیؑ خود خدا کو دیکھتے ہیں اسی طرح خدا کو
دکھلاتے ہیں۔ اس محل میں ہم بھی مہدیؑ کا دامن نہ پکڑ سکے
نقل ہے کہ بندگی میاں نے اپنے طالبوں سے فرمایا۔

آنچہ از حضرت میرانؑ شنیدہ ایم۔ گفتیم
شنوانیم و آنچہ دیدہ ایم کردہ بنمائیم۔ اما خاصہای
ذات او از کجا آریم مثلاً حضرت میراں
علیہ السلام در مستورات کہ برائے دعوت
او جمع شدے میان ایشاں گذر فرمودے
بر بعضی ایشان و طفلان کہ دامن آنحضرتؑ
رسیدے بیہوش شدہ افتادندی و آنحضرتؑ
از کوزہ کہ آب نوشیدی چناں معطر شدی تاکہ
پارہ پارہ شود خوشبوے وے نرفتی و اگر آنحضرتؑ
دست کسی بگرفتی تا مدتی دستش خوشبوی ماندی و
در آب تلخ کہ مضمضہ انداختے آن آب شیریں
گشتی و ہم در گفتار او دم یاد حق تعالیٰ علیحدہ
معلوم شدی و در وقت دعوت آنحضرتؑ
قطرات زاری وی کہ بر ریش مبارک جمع شدے
بافشاندن آن ہر کرا قطرہ از آن رسیدے
جاذب حق گشتے نقل است کہ بندگی میاں رضؓ سید راجو
کہ حضرت میرانؑ را زاری بسیار بودے خوند کار
را نیست چہ سبب است فرمودند کہ تجلی ذات حق تعالیٰ
محض بر ذات آنحضرتؑ بودہ بدان سبب او
مضطرب بودہ ما را تجلی در ذات حضرت میرانؑ
است نقل است بندگی میاں فرمودند کہ
حضرت میرانؑ ما را میاں ساختند و گرنہ چندیں

ہم نے حضرت مہدیؑ سے جو کچھ سنا ہے کہہ کر سناتے ہیں۔
اور جو کچھ حضرت مہدی کا عمل دیکھا ہے عمل کر کے دکھاتے
ہیں لیکن ذات مہدی کی خصوصیتیں کہاں سے لائیں۔
مثلاً حضرت مہدیؑ کی دعوت سننے کے لئے جو مستورات
جمع ہوتیں اور ان کے درمیاں سے آپ تشریف لیجاتے
اور آپ کا دامن مبارک بعض مستورات اور بچوں کو لگجاتا
تو بیہوش ہو کر گر جاتے۔ اور آپ جس کوزہ سے پانی
پیتے تو وہ ایسا معطر ہوتا کہ ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جاتا۔
تو اس کی خوشبوئی نہ جاتی اور اگر آپ کسی کا ہاتھ
پکڑتے تو عرصہ تک اس کے ہاتھ میں خوشبوئی رہتی اور
کڑوے پانی میں کلی کرتے تو پانی میٹھا ہو جاتا اور نیز
آپ کی گفتگو کے وقت آپ کی مبارک سانس گفتگو سے
الگ ذکر خدا سے نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی اور دعوت
کے وقت آپ کی زاری کے قطرے ریش مبارک پر جو
جمع ہوتے ان کو جھٹکنے سے جس پر قطرہ پڑجاتا جاذب
حق ہو جاتا۔ نقل ہے بندگی میاں رضؓ سے پوچھے کہ حضرت
مہدی کے لئے زاری بہت تھی آپ کے لئے نہیں اس کا
سبب کیا ہے تو فرمایا کہ حق تعالیٰ کی ذات کی تجلی
محض آنحضرتؑ کی ذات پر ہوتی تھی بدیں وجہ آپ
مضطرب ہوتے تھے۔ اور ہم کو حضرت مہدیؑ کی ذات
میں تجلی ہوتی ہے۔ نقل ہے بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ
حضرت مہدیؑ نے ہم کو میاں بنایا ورنہ کتنے سادات۔

در بدر یگردند نقل است بندگی میاں رض چوں کنیزاں
آنحضرت عم را میدیدندی بتعظیم وی استادہ می شدے
خونداوا گفتند. اگر خوندکار چناں کنند۔
اینان برسر ما راہ کنند فرمودند سعادت
شما است اگر ایشاں بر سر شما راہ کنند
دراں ثان مقصود ما آنست کہ اینہا خدمتگاران
آنحضرت اند بخلوت وجلوت باجامہ و بی آں ذات
مبارک او را دیدہ اند اگر در چشم ایشاں سر تا قدم
بندہ آید تا برگزیدہ شود نقل است بندگیمیاں رض
برائے عرس حضرت میراں عم ہمہ صحابۂ وی را رضی اللہ
عنہم استدعا دادہ جمع ساختند و بعظمت آنحضرت
دست ایشاں ہمہ خود شویانیدہ آں آب را بتعظیم تمام
نوشیدند نقل است کہ ملک حماد و مثل ایشان بہ
بندگیمیاں عرض کردند کہ اگر ما نیز در صحبت حضرت
میراں عم بودمی انچہ بہ خوندکار رسید مارا ہم رسیدے
فرمودند کہ شکرانہ کنید کہ شما نبودید اگر بودی
کافر یا منافق شدی گفتند چرا فرمودند کہ برای
صحبت مہدی عم حق تعالی ہماں قبیلہ مہاجراں آفریدہ
بود زیرا چہ آں پنجسال کہ بعد از دعوے
مہدیت او بودند آں را پنج صد سال
بلکہ پنج ہزار سال ہم تواں گفت کہ دائم
فقر و دائم سفر و بر آں زجر آنحضرت

دربدر پھرتے ہیں۔ نقل ہے جب بندگی میاں رض
حضرت مہدی علیہ السلام کی باندیوں کو دیکھتے تو ان کی
تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے خونداوا نے کہا اگر خوندکار
ایسی تعظیم کریں تو یہ ہمارے سر پر چلیں میاں نے فرمایا کہ اگر یہ تمھارے سر پر چلیں تو تمہاری
سعادت ہے اور ہمارے کھڑے ہونے میں مقصود یہ ہے
کہ یہ باندیاں حضرت مہدی عم کی خدمت کرنے والی ہیں خلوت
اور جلوت میں باجامہ اور بے جامہ آنحضرت کی ذات
مبارک کو دیکھی ہیں۔ اگر ان کی نظر بندہ کے سر سے قدم
تک پڑ جائے تو بندہ برگزیدہ ہو جائے۔ نقل ہے بندگیمیاں
حضرت مہدی عم کے عرس مبارک میں تمام صحابہ رض کو بلوا کر
جمع کئے اور حضرت مہدی عم کی عظمت سے تمام صحابہ رض
کا ہاتھ دھلا کر اس پانی کو نہایت ادب کے ساتھ نوش
فرمایے۔ نقل ہے کہ ملک حماد رض اور آپ کے جیسے دوسرے
حضرات نے بندگی میاں سے عرض کیا کہ اگر ہم بھی حضرت
مہدی عم کی صحبت میں رہتے تو جو کچھ خوندکار کو پہنچا ہم کو بھی
پہنچا میاں رض نے فرمایا کہ شکر کرو کہ تم حضرت مہدی موعود عم
کے حضور میں نہ ہوے اگر ہوتے تو کافر ہوتے یا منافق۔
انہوں نے کہا کس لئے؟ فرمایا کہ حق تعالی نے حضرت
مہدی کی صحبت میں رہنے کے لئے اسی قبیلہ مہاجران کو
پیدا کیا تھا اس لئے کہ وہ پانچ سال جو دعوی موکد کے
گذرے ان کو پانچ سو سال بلکہ پانچ ہزار سال بھی کہہ سکتے
ہیں۔ کیونکہ ہمیشہ فقر و فاقہ اور سفر رہا اس پر حضرت

چاں بود کہ اگر استخوان فیل بودے شکستہ شدی
واگر پہلوی آہنی بودے ہم سودہ گشتے نقل است
کہ بندگی میاں بہ طالبان خود فرمودند کہ اگر مہاجران رض
مارا بکشند ہیچ زیان نہ باشد واگر شما برایشان
خطرہ بد آرید زیان کار شوید و کسانے را کہ با
مہاجران رض بآواز بلند و مقابلہ بحیث میاں رض
سخنہا گفتند بندگی میاں رض او شان را تعزیر
کردہ نکاح تجدید کنانیدند نقل است کہ بی
بی خوندا بوا رض وقت قتال بندگی میاں رض را
عرض کردند کہ مارا چہ می فرمائید فرمودند
آرزوئے ما این است کہ زنان و فرزندان
مارا خلائق بر نام مہدی ع بند و تاراج کنند پس
در حشر گاہ گفتہ آید اینہا کیانند گفتہ شود اینہا
آنانند کہ بر نام مہدی علیہ السلام بند و تاراج
گشتند اما سنت الہی بر اہل انبیاء علیہم السلام چنین
جاری نہ شدہ است چرا کہ انبیاء ع بدست کافران
شربت شہادت نوشیدہ اند فاما خدا تعالی دست
کافران کوتاہ کردہ خود نگہبانی اہل ایشان
نمودہ است این جا بہ طفیل مہدی علیہ السلام
چناں نہ خواہد شد و نگہبان شما خدا تعالے
است۔ نقل است کہ بندگی میاں و بندگی میاں
نعمت رض بہ رخصت حضرت میراں از کاہہ بگجرات

مہدی ع کی دانٹ ڈپٹ ایسی تھی کہ اگر ہاتھی کی ہڈیاں ہوتیں
تو ٹوٹ جاتیں اور اگر آہنی پہلو ہوتا تو گھس جاتا نقل ہے
کہ بندگی میاں رض نے اپنے طالبوں سے فرمایا کہ اگر مہدی ع
کے صحابہ ہم کو قتل کردیں تو ان کا کوئی نقصان نہ ہوگا اور
اگر تمہارے دل میں صحابہ کی شان میں برا خطرہ آئے تو
زیان کار ہوگے اور جو حضرات کہ صحابہ سے بلند آواز
سے گفتگو کئے اور میاں کی طرف سے مقابلہ کے طور پر باتیں
کین تو میاں رض نے ان کو سزا دی اور تجدید نکاح کروایا
نقل ہے کہ بی بی خوندا بوا رض نے قتال کے وقت بندگی میاں
سے عرض کیں کہ ہمارے لئے کیا حکم ہوتا ہے تو فرمایا
ہماری آرزو یہ ہے کہ لوگ ہماری عورتوں اور بچوں کو
مہدی کے نام پر قید اور تاراج کریں پس میدان حشر
میں کہا جائے کہ یہ کون لوگ ہیں ؟ تو کہا جائیگا کہ
یہ وہ لوگ ہیں جو مہدی ع کے نام پر قید اور تاراج
ہوئے لیکن سنت الہی انبیاء علیہم السلام کے اہل و عیال
پر ایسی جاری نہ ہوئی کیونکہ انبیاء ع نے کافروں
کے ہاتھ سے شہادت کا شربت نوش فرمایا ہے۔ لیکن
خدائے تعالیٰ نے کافروں کے ہاتھ کو کوتاہ کیا اور خود
انبیاء ع کے اہل و عیال کی نگہبانی فرمائی یہاں بھی
حضرت مہدی ع کے طفیل سے ویسا نہ ہوگا (بے حرمتی نہ
ہوگی) خدا تمہارا نگہبان ہے۔ نقل ہے کہ بندگی میاں اور بندگی میاں
نعمت رض حضرت مہدی ع کی اجازت سے کاہہ سے گجرات آئے

آمدہ بودند بعد ازاں حضرت میراں علیہ السلام
بفرمان خدا تعالیٰ و بکلام او برباز ماندگان و
بازگشتگان حکم منافقی کردند پس وقتیکہ آن
ہر دو بزرگان بحضور آنحضرت باز پیوستند عرض کردند
کہ حال ما چونست بعدہٗ حضرت میراںؑ لمحہ
مراقبہ کردہ فرمودند کہ فرمان خدا تعالیٰ
میشود کہ ایشاں قبول شدند۔ نقل است کہ
بندگی میاں رضی اللہ عنہ در بیان کلام اللہ
آیتے را بیان نہ کردند زیرا کہ معنی آن آیت از
زبان حضرت میراں علیہ السلام یاد نہ بود بعد
از مدتی حضرت میران علیہ السلام در مکاشفہ بندگیمیاں رض
رضی اللہ عنہ را فرمودند کہ سید خوندمیر ما حصل این
آیت بندہ چنین گفتہ است پس بندگیمیاں رضی
اللہ عنہ بطریق حکایت گفتند اما در محل بیان
کلام اللہ بیان آن آیت نہ کردند نقل است
کہ بندگی میاں رض فرمودند اکثر آیات کلام اللہ از حضرت
میران علیہ السلام کم و بیش تا بست بار شنیدہ
ایم ہر بار عبارت نو مقصود یکے بود ازاں
سبب مقصود معلوم است اما عبارات یاد
نماند نقل است کہ وقتی درمیان مہاجران
رضی اللہ عنہم سخن متابعت حضرت میراں
علیہ السلام

اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے ہجرت سے باز رہنے
والوں اور ہجرت سے واپس ہونے والوں کو اللہ
کے فرمان اور قرآن سے منافقی کا حکم فرمایا پس
جس وقت کہ وہ ہر دو بزرگ (شاہ خوندمیر اور شاہ
نعمت رض) حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو
عرض کیا کہ ہمارا حال کیا ہے۔ اس کے بعد
حضرت مہدیؑ نے ایک لمحہ مراقبہ کرکے فرمایا کہ
فرمان خدا ہوتا ہے کہ یہ قبول ہو چکے ہیں نقل
ہے بندگی میاں نے کلام اللہ کے بیان کے موقع پر ایک
آیت کا بیان نہیں فرمایا اس لئے کہ اس آیت
کی مراد حضرت مہدیؑ نے جو فرمائی تھی یاد نہ تھی
ایک مدت کے بعد حضرت مہدیؑ نے بندگیمیاں رض
کے مکاشفہ میں فرمایا کہ سید خوندمیر بندہ نے اس
آیت کا ماحصل اس طرح بیان کیا ہے۔ پس بندگیمیاں رض
نے اسکا ذکر بطریق حکایت کیا لیکن کلام اللہ کے بیان
کے محل میں اس آیت کا بیان نہیں فرمایا نقل
ہے کہ بندگی میاں رض نے فرمایا ہم نے کلام اللہ
کی اکثر آیتیں حضرت مہدیؑ سے کم و بیش بیس
دفعہ سنی ہیں۔ ہر دفعہ عبارت نئی ہوتی اور مقصود
ایک ہی ہوتا لہذا مراد اللہ کے بیان کا مقصود
معلوم ہے۔ لیکن عبارت یاد نہ رہی نقل ہے کہ
ایک وقت صحابہ رض کے درمیان حضرت مہدیؑ

رفتہ بود کہ متابعت او دین است و
مجرد قول و فعل او حجت دین خدا است پس
طالب حق را باید کہ متابعت او تمام نماید
آرے ہمین است اما در ہر محل متابعت او ممکن
نباشد پس بندگی میاں نعمت رضہ فرمودند کہ
طالب چہ باشد کہ متابعت قول و فعل مرشد
خود نہ کند بندگیمیاں رضی اللہ عنہ گفتند
شمارا حضرت میراں علیہ السلام قلاش فرمودند
خدائتعالی شمارا بریں ہمت جزا خواہد داد
اما مارا ہمین است کہ بر فرمودگی او کار کنیم پس
بندگی میاں رضہ فرمودند کہ فلاں جائے
ماہمہ کساں بدنبال حضرت میراںؑ
در راہ می رفتیم کہ کسی اخوی پیش آمدہ
باواز بلند گفت کہ اینجا در جوی آب بسیار است بدان سبب فلاں طرف
راہ افتادہ است آنجا بروید ماہمہ ازاں طرف رفتہ بر جوی گذشتیم
وحضرت میرانؑ براہے کہ میرفتند باز نہ گشتند
و در آب پا تر شدہ از جوی گذشتند
بندگی میان رضی اللہ عنہ گفتند پس وقتیکہ چنین متابعت
او نتوانستیم دیگر متابعت ذات او کجا و ما

کی اتباع کا ذکر آیا کہ مہدیؑ کی اتباع عین دین
ہے اور آپ کا مجرد قول اور فعل دین خدا (دین
اسلام) کی حجت ہے پس حق کے طالب کو چاہئے کہ
آپ کی کامل اتباع کرے ہاں حق یہی ہے لیکن
ہر محل میں آپ کی اتباع ممکن نہ ہوگی پس بندگی میاں
نعمت رضہ نے فرمایا کہ وہ طالب ہی کیا جس نے
اپنے مرشد کے قول اور فعل کی اتباع نہ کی بندگیمیاں رضہ
نے کہا حضرت مہدی نے آپ کو قلاش فرمایا ہے
خدائتعالی آپ کی اس ہمت کی جزا دے گا لیکن
ہمارے لئے تو یہی ہے کہ حضرتؑ کے فرمان پر
عمل کریں پس بندگی میاں رضہ نے فرمایا کہ ہم
سب صحابہؓ حضرت مہدیؑ کے پیچھے چل رہے
تھے کسی بھائی نے سامنے آکر بلند آواز سے کہا کہ یہاں
ندی میں پانی بہت ہے فلاں طرف راستہ پڑا ہے
اسی طرف سے جاؤ تو ہم سب صحابہؓ اسی طرف
سے ندی میں سے گئے۔ اور حضرت مہدیؑ جس راہ
سے تشریف لے جاتے تھے پلٹے نہیں ندی میں سے
تشریف لے گئے اور آپ کا قدم مبارک تر نہ ہوا
پس جب کہ ہم حضرتؑ کی ایسی اتباع نہ کر سکے تو
آپ کی ذات مبارک کی دوسری اتباع کہاں اور ہم

---

۵ قلاش یعنے فانی فی اللہ و باقی باللہ (از حاشیہ شریف)

کجا نقل است کہ حضرت میراں علیہ السلام کسی را
خدمت خود کردن ندادہ اند بحدیکہ مملوک خود را
نیز خدمت نفرمودہ اند بر آں بندگیمیاں رض
فرمودند کہ ایں خاصۂ مہدی است علیہ السلام
اگر کسی خدمت ما کند از خدا بینیم و تسلیم باشیم
نقل است بندگی میاں رض فرمودند کہ مرشد ہمہ
کس مہدی است علیہ السلام میاں نعمت رض
فرمودند پس ما چیستیم بندگی میاں رض فرمودند ما اسماعی
و استدلالی ہستیم یعنی اخذ دلیل ما با خذ سماع اوست
نقل است کہ بندگی میاں رض فرمودند کہ چوں
وقت حضرت میراں علیہ السلام یاد می آید
بطریق برصی بینی فرو می نشیند نقل است
کہ بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ بعد از
رحلت حضرت میراں علیہ السلام سہ سال
بواسطۂ اندوہ وزاری بیان کلام اللہ کردن
نتوانستند و می فرمودند کہ نشست گاہ کبک زاغ
نمی زیبد نقل است کہ ملک حماد رحمۃ اللہ علیہ
گفتند کہ میاں جی دو کس ہرگز برابر نیستند
پس میاں خوندکار و میراں سید محمود فاضل
کیست بندگی میاں رض فرمودند کہ میراں سید محمود
گفتند چگونہ میاں رض بر آں نقل حضرت گردند
پس ملک رح بر شرف میاں رض نقل آوردند و گفتند کہ بدیں جہت

کہاں نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے کسی کو
اپنی خدمت کرنے نہ دی یہاں تک کہ آپ نے اپنے
غلام کو بھی خدمت کرنے کا حکم نہیں فرمایا اس پر بندگی میاں رض
نے فرمایا کہ یہ مہدی ع کا خاصہ ہے اگر کوئی شخص ہماری
خدمت کرتا ہے تو ہم خدا کی طرف سے سمجھتے ہیں اور
خدمت سے راضی ہوتے ہیں نقل ہے بندگی میاں رض
نے فرمایا کہ تمام اشخاص کے مرشد حضرت مہدی ع ہی ہیں
میاں نعمت رض نے فرمایا پس ہم کیا ہیں تو بندگی میاں رض
نے فرمایا کہ ہم استماعی اور استدلالی ہیں یعنی ہماری
دلیل کا لینا حضرت مہدی ع کی سماع سے لینا ہے نقل
ہے بندگی میاں رض نے فرمایا جب حضرت مہدی ع
کا وقت یاد آتا ہے تو جزامی کی طرح ناک بیٹھ جاتی
ہے نقل ہے بندگی میراں سید محمود رض حضرت مہدی ع
کے وصال مبارک کے بعد تین سال تک اندوہ وزاری
کی وجہ کلام اللہ کا بیان نہیں کرسکے اور فرماتے تھے
کہ کبک کی جگہ کوے کو زیب نہیں دیتی نقل ہے۔
ملک حماد رح نے کہا میاں جی دو شخص ہرگز برابر
نہیں ہیں پس میراں سید محمود رض اور خوندکار کے
درمیان فاضل کون ہیں میاں رض نے فرمایا میراں
سید محمود رض۔ ملک رح نے کہا کیونکہ میاں رض نے اس پر
حضرت مہدی ع کی نقل پیش فرمائی پس ملک رح نے
میاں رض کے شرف پر نقل لائی اور کہا کہ اس جہت سے

ہم برابر معلوم میشوند فرمودند آرے
پس باز گفتند کہ فاضل کیست فرمودند کہ
میراں سید محمودؓ باز ہمچنین سوال و جواب
کردند و چند بار تکرار شد فی الجملہ میاںؒ
فرمودند کہ میراں سید محمودؓ فرزند مہدیؑ
علیہ السلام ہستند ملکؒ گفتند کہ خوندکار نیز
داماد ہستند و داماد ہم حکم فرزند دارد فرمودند
آرے ملکؒ گفتند پس از شما فاضل کیست فرمودند
کہ میراں سید محمودؓ گفتند چگونہ فرمودند کہ میراں سید محمودؓ
نطفۂ مہدیؑ است و ما نطفۂ او نیستیم النقل است کہ حضرت میراںؑ
فرمودند کہ فرمان خدا تعالیٰ میشود کہ دو جوان و دو سید
یمین و یسار تو اند در ہمہ تابعان تو برگزیدہ ایم اگر
ہیچ نبیؑ و ولی نفرستادمی بیقین کہ درین عالم ہم ایشان
بدین مرتبہ بودندی ایشان بے واسطہ برگزیدگان چنین
خلفا و وزرا بہ ہیچ پیغمبر را ندادہ ایم کہ ترا دادہ
ایم این منت ماست بر تو بنا براں بندگی میراں
سید محمودؓ بسیار مضطرب شدند حضرت میراں علیہ السلام
این خبر شنیدہ نزد شان آمدہ فرمودند کہ بھائی
سید محمودؓ ہیچ نبی و ولی از واسطۂ بندہ بیرون نیست
یعنی از واسطۂ ولایت مصطفےٰ شما چگونہ بیروں آئید
این تعیین بشارت است و این بیواسطہ بواسطہ بندہ است از
اینجا تحقیق شد کہ در مثل چنین نقول شرح و تفسیر واجب است
نقل است بندگی میاںؒ یکے طالب خود را

سے بھی برابر معلوم ہوتے ہیں تو میاںؒ نے فرمایا ہاں
پھر ملکؒ نے کہا فاضل کون ہیں۔ میاںؒ نے فرمایا میراں سید
محمودؓ پھر اسی طرح سوال و جواب ہوئے اور چند بار تکرار
ہوئی حاصل کلام میاںؒ نے فرمایا کہ میراں سید محمودؓ فرزند
مہدیؑ ہیں ملکؒ نے کہا خوندکار بھی داماد ہیں اور داماد
بھی فرزند کا حکم رکھتا ہے۔ میاں نے فرمایا ہاں۔ ملکؒ نے
کہا پس آپ سے فاضل کون ہیں۔ فرمایا کہ میراں سید محمودؓ
ملک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کیونکر۔ تو میاںؒ نے فرمایا میراں سید محمودؓ
نطفۂ مہدیؑ ہیں اور ہم نطفۂ مہدیؑ نہیں ہیں۔ نقل ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا فرمان خدا ہوتا ہے کہ (اے سید محمد) دو جوان
دو سید جو تیرے سیدھے اور بائیں جانب ہیں ہم نے ان کو
تیری تمام اتباع کرنے والوں میں برگزیدہ کیا ہے اگر ہم کسی
نبیؑ اور ولی کو نہ بھیجتے تو بیشک یہ دونوں اس عالم میں
بھی اس مرتبہ پر ہوتے یہ دونوں بے واسطہ برگزیدہ ہیں
ہم نے ایسے وزراء اور خلفاء کسی پیغمبر کو نہیں عطا کئے تجھکو عطا کئے ہیں
تجھ پر ہمارا یہ احسان ہے بنا براں بندگی میراں سید محمودؓ
بہت مضطرب ہوئے۔ حضرت مہدیؑ نے یہ خبر سن کر ان کے
نزدیک آکر فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ کوئی نبی اور ولی بندہ کے واسطہ سے باہر
نہیں یعنے تم ولایت مصطفےٰ کے واسطے کیونکر باہر ہوگے یہ بشارت کا تعین ہے
اور یہ بیواسطہ بندہ کے واسطہ سے ہے۔ یہاں تحقیق ہوئی
کہ اس قسم کے نقول میں شرح و تفسیر واجب ہے۔
نقل ہے بندگی میاںؒ نے اپنے ایک طالب سے

فرمودند کہ ایشاں از واسطہ ما پیشتر شدہ بواسطہ حضرت میراں علیہ السلام
رسیدہ اند بنا براں آں طالب خدا از تکلیف آں
بیقرار شدہ گفت کہ خوندکار از واسطۂ خود
بیروں مکنید بندگی میاں فرمودند کہ بیروں
شدن از واسطہ ہم بواسطہ ما است پس خاطر او
تسلی شد نقلست کہ ملک عبداللہ رح را مکاشفہ شدہ بود ایشاں را مقام
نبی و مہدی علیہما السلام می نمودند ایشاں قبول نہ کردند میگفتند کہ مارا
مقام مرشد ما یعنی میاں سید خوندمیر عطا شود
تمثیل آں اینست کہ چوں کسے را گویند
کہ خطاب پدر تو بگذار و ازاں بزرگ خطاب
بگیر ہیچ دانا قبول نکند ہمچناں طالبی را کہ
بجز واسطہ و رتبۂ مرشد وی بیشتر نمایند
خالی از دغا و خلل نیست و باید دانست
بندگی میاں رضی اللہ عنہ کہ بار ولایت
برداشتند آں بار بصفت گروہ با مہدی علیہ السلام
کہ قاتلوا و قتلوا است و بار دیگر صفات
ہم برداشتہ اند کما اخبر سبحانہ
وتعالیٰ و در شان موسیٰ و ہارون علیہما السلام
بقولہ قول موسیٰ علیہ السلام و
اجعل لی وزیرا من اھلی
ھارون اخی اشدد بہ ازری
واشرکہ فی امری (جز ۱۶ رکوع ۱۱)

فرمایا کہ یہ ہمارے واسطہ سے آگے بڑھ کر حضرت
مہدی علیہ السلام کے واسطہ کو پہنچے ہیں بنا براں اس طالب خدا
نے اس تکلیف سے بیقرار ہو کر کہا کہ خوندکار اپنے واسطہ
سے باہر نہ کریں۔ بندگی میاں رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واسطہ سے
باہر ہونا بھی ہمارے واسطہ سے ہے پس اس کی تشفی
ہوئی نقل ہے کہ ملک عبداللہ رح کو مکاشفہ ہوا تھا
ان کو نبی علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کا مقام دکھاتے تھے مگر ملک
قبول نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم کو ہمارے
مرشد کا مقام یعنی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کا مقام عطا ہو
اس کی مثال یہ ہے کہ جب کسی کو کہتے ہیں کہ تو اپنے
باپ کا خطاب چھوڑ اور اس سے بڑھ کر خطاب اختیار
کر تو کوئی عقلمند اس بات کو قبول نہیں کرتا اسی
طرح جس طالب کو اس کے مرشد کے واسطہ و رتبہ سے
بڑھ کر رتبہ دکھائیں تو دغا اور خلل سے خالی نہیں
اور جاننا چاہئے کہ بندگی میاں نے ولایت کا جو
بار اٹھایا وہ مہدی علیہ السلام کے ساتھ والے گروہ کی صفت
کا بار قاتلوا و قتلوا ہے۔ اور مہدی علیہ السلام کی دوسری
صفات کا بار بھی اٹھایا ہے۔ چنانچہ خدائے پاک و
برتر نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی شان کے متعلق اپنے
قول میں موسیٰ کے قول کی خبر دی ہے کہ اور میرا وزیر بنا
گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو اس سے
میری کمر مضبوط کر اور اس کو شریک کر میرے کام میں۔

از اینجا مراد آنکه بار من بردار دو پشتی بان
من گردد و در ہمہ کار من ہمچوں من باشد ۔
معذالک آں احتمال سماع و قبول کردن
خلافت و بعضی صفات موسیٰ ع علیہ السلام است
نہ بار اولوالعزمیت و کلمہ و ناسخیت
شرع و کلام با خدا بلا واسطہ و ظہور معجزات
و نزول کتاب و رویت و امثال آں تمام
بار او برداشتہ و بدو مساوی شدہ نبی حاشا
باوجود کہ تسویت موسیٰ و ہارون علیہما السلام
نص صریح ثابت شدہ و ہر دو ذات از یک مادر
و پدر اند و ہر دو بینہ حق تعالیٰ ہستند و ہر دو
نبی و مرسل اند معذالک مساوی نباشند پس
صحابہ نبی و مہدی علیہما السلام بہ کدام دلیل مساوی
شان باشند ایضاً فنا صحابہ رض در ذات مہدی ع
و او علیہ السلام در ذات صحابہ رض تعبیر ایں نیز بدیں
طریق است چنانچہ رویا بندگمیاں شاہ نظام رض و
بندگمیاں شاہ نعمت رض است وقتیکہ بندگی میاں شاہ
نظام رض دیدند کہ ہمہ اعضا خود جدا جدا گشتند و
حضرت میراں علیہ السلام آنہا را خرچ کردند ہمچناں
اعضا حضرت میراں دیدند و خود اختیار نمودند
بندگمیاں شاہ نعمت رض سر خود تا بگردن نمودہ فرمودند کہ
تا ایں قدر از آں ما آنحضرت ع خرچ کردہ اند بستہ و باقی آنہا

اس مقام پر موسیٰ ع کی مراد یہ ہے کہ ہارون میرا بار
اٹھائے اور میری مدد کرے اور میرے تمام کاموں
میں مجھ جیسا ہو باوجود اس کے اس بار اٹھانے کی
مراد کلام الٰہی کو سننا خلافت کو قبول کرنا اور موسیٰ ع
کے بعض صفات سے متصف ہونا ہے یہ مراد نہیں کہ
اولوالعزمیت کلمہ نسخ شریعت سابقہ بیواسطہ خدا سے
کلام ظہور معجزات نزول کتاب دیدار اور ان کے مانند
موسیٰ ع کی تمام باتوں کا بار اٹھا کر موسیٰ کے برابر
ہو جائے نہیں نہیں ہرگز نہیں حالانکہ موسیٰ اور
ہارون علیہما السلام کی تسویت نص صریح سے ثابت ہے،
اور دونوں ایک ماں باپ سے ہیں اور دونوں حق کے بینہ ہیں اور ہر دو
نبی اور مرسل ہیں اسکے باوجود دونوں برابر نہیں تو نبی اور مہدی ع کے صحابہ رض
کس دلیل سے نبی اور مہدی ع کے برابر ہونگے نیز صحابہ کی فنا ذات
مہدی ع میں اور مہدی ع کی فنا صحابہ رض کی ذات میں اس کی
تعبیر اس طریق پر ہے۔ جیسی کہ بندگی میاں شاہ نظام رض
اور بندگی میاں شاہ نعمت رض کے خواب کی تعبیر ہے۔
ایک وقت بندگی میاں شاہ نظام رض نے دیکھا کہ اپنے
تمام اعضا الگ الگ ہو گئے اور حضرت مہدی ع نے
ان کو خرچ فرمایا اسی طرح شاہ نظام رض نے حضرت مہدی ع
کے اعضا دیکھا اور خود اختیار کئے اور بندگی میاں شاہ
نعمت رض نے اپنے سر سے گردن تک بتلا کر فرمایا کہ ہماری
تن سے اس قدر حضرت مہدی ع نے خرچ فرمایا ہے پس

این چنین داشته اند که مراد از آں معیت ایشان است با مہدی علیہ السلام و معیت وی علیہ السلام با ایشان چنانچہ میگویند کہ خلق با خدا و خدا با خلق ہمچناں قطرہ در دریا و دریا در قطرہ بیت

دل ہر قطرہ را گر بر شکافی
بروں آید از و صد بحر صافی

کذا ورد فی الکلام القدسی لا یسعنی فی السماء والارض ولکن یسعنی فی قلب عبدی المومن بدیں جہت نہ ہر یک بندہ مومن از روی شرع

ان کی تعبیر بزرگوں نے اس طرح فرمائی ہے کہ اس سے مراد صحابہ رضؓ کی معیت مہدی عؑ کیساتھ اور مہدی عؑ کی معیت صحابہ کیساتھ ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ خلق خدا کے ساتھ اور خدا خلق کے ساتھ ہے اسی طرح کہتے ہیں قطرہ دریا میں اور دریا قطرہ میں اگر تو اہل دل کے ہر قطرہ خون کو چیرے گا تو اس قطرہ سے سو صاف سمندر نکلیں گے۔

اسی طرح کلام قدسی میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں زمین اور آسمان میں نہیں سما سکتا لیکن سما سکتا ہوں میرے بندے کامل مومن کے دل میں۔ اس[1] فرمان قدسی کی جہت سے ہر ایک مومن

---

[1] حضرت مجتہد گروہ مہدویہ رح فرما رہے ہیں کہ اس فرمان قدسی کی جہت سے ہر اک مومن بندہ از روی شرع خدا نہ ہوگا اور اگر از روی حقیقت مومن بندہ خدا ہوتا ہے تو پوچھو کہ کسطرح ؟ کیا الماس کو دیکھنے والا الماس ہو جاتا ہے ؟ " اس سے ظاہر ہے کہ مومن بندہ از روی حقیقت بھی خدا نہیں ہو سکتا جس طرح الماس کو دیکھنے والا الماس نہیں ہو سکتا اس لئے کہ راہ شریعت و حقیقت کے چلنے والوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور محمد و مہدی علیہما السلام کے صدقہ سے محمد و مہدی علیہما السلام کے قول فعل اور حال کی تقلید ایسی کی فرمان خدا۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ (جب تک تم اپنی محبوب چیز یعنی جان جان پیدا کرنے والے پر نثار نہ کرو گے خدا کو نہ پہنچو گے۔ اور فرمان رسول خدا م موتوا قبل ان تموتوا (مر و تم مرنے سے پہلے) کے مطابق مرنے سے پہلے مرے خدا سے ملے لہذا مرنے سے پہلے مرنے والے خدا کی ذات میں فنا ہونے والے خدا کے کامل بندے ہوئے خدا نہ ہوئے کیونکہ خدا کے لئے فنا اور موت نہیں وھو حی لا یموت اور وہ یعنی خدا زندہ ہے لاموت ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وتوکل علی الحی الذی لا یموت جزء ۱۹ رکوع ۲۔ اور تو بھروسہ کر اس زندہ پر جس کو موت نہیں۔
حضرت شیخ یحییٰ منیری نے فرمایا ہے۔ کہ :- خیال کژ مبر اینجا و بشناس ÷ ہر آنکہ در خدا گم شد خدا نیست۔
راہ طریقت میں بیہودہ خیال مت کر اور پہچان کہ جو شخص خدا میں گم ہوا خدا نہیں ہے کیونکہ گم ہونے اور فنا ہونے سے خدا کی ذات منزہ ہے لہذا خدا میں گم یا فنا ہونے والا خدا کا بندہ ہوا اور دنیا میں گم ہونے والا گندہ ہوا۔

خدا باشد و اگر بوجہ حقیقت می باشد چوں بہ
پرسید الماس نگر الماس شود بدیں طریق صحابہ
رضی اللہ عنہم را نیز مہدی شدن روا است۔
اما چنانچہ حق تعالیٰ باقیست مہدیؑ نیز کہ
ولایت مصطفےٰ و نور خاص ذات خدا است
او ہمیشہ است ہمچناں باقی چنانچہ نقل
بندگی میاںرض بالا گذشت کہ ولایت مصطفےٰ الان کما کان
و مقرر است کہ الولایۃ لاتنقطع ابدا
چرا کہ ولایت مصطفےٰؐ نور خاص ذات
خدا است و او ہمیشہ بود و باقی ست و لہذا قالؐ
کنت نبیاً و آدم بین الماء و الطین و
قالؐ لانبی بعدی و ازینجا

بندہ از روی شرع خدا نہ ہوگا اور اگر از روی حقیقت مومن بندہ
خدا ہوتا ہے تو پوچھو کہ کس طرح۔ کیا الماس کو دیکھنے والا
الماس ہو جاتا ہے؟ اس طریق سے صحابہرض کے لئے بھی مہدی ہونا
روا ہے لیکن جیسا کہ حق تعالیٰ باقی ہے مہدی بھی باقی ہے۔ کیونکہ
مہدیؑ کی ذات مصطفےٰ کی ولایت ہے اور نور خاص ذات خدا
ہے وہ ہمیشہ[لہ] اسی طرح باقی ہے۔ چنانچہ بندگی میاںرض کی نقل اوپر
گذری کہ مصطفےٰ کی ولایت اب ویسی ہی ہے جیسی کہ تھی اور یہ
امر مسلم ہے کہ ولایت منقطع نہ ہوگی ہمیشہ اس لئے کہ
مصطفےٰؐ کی ولایت ذات خدا کا خاص نور ہے اور وہ ہمیشہ تھا اور
باقی ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نبی تھا اور
آدم پانی اور مٹی میں تھے اور فرمایا کہ میرے بعد
نبیؐ نہیں (نئی شریعت لانے والا نبی نہیں) اور اس محل میں

لہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہ رح نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت میراںؑ نیز ذات خود را فرمودہ فرمودند کہ ایں ولایت مصطفےٰ است وقالؑ ارواحنا اجسادنا اجسادنا ارواحنا عبارت لئے انت (ملاحظہ ہو تسویۃ الخاتمین مطبوعہ ص۹۹) یعنی حضرت مہدی نے (اللہ تعالےٰ کے فرمان سے اپنی) ذات مبارک کو ولایت مصطفےٰؐ جو فرمایا ہے حضرتؑ کا یہ فرمان فرمان رسولؐ ارواحنا اجسادنا الخ کا بیان ہے لہذا ولایت مصطفےٰ یعنی مہدی کی ہمیشگی پیدا ہونے کے بعد سے ہے خدا تعالیٰ کی ہمیشگی ایسی نہیں ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی ذات لم یلد و لم یولد ہے اور ولایت مصطفےٰ یعنی مہدی کی ذات یلد و یولد ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی لم یزل و لایزال اس کی شان ہے اور ولایت مصطفےٰؐ ہمیشہ رہے گی جیسا کہ حضرت مجتہد گروہ رح نے فرمایا کہ وہ ہمیشہ اسی طرح باقی ہے لیکن ولایت مصطفےٰؐ کی شان لم یزل نہیں کیونکہ محدث و مخلوق ہے جیسا کہ فرمایا رسولؐ نے اول ما خلق اللہ نوری لہذا ولایت مصطفےٰؐ ایسی مخلوق ہے جو ہمیشہ رہے گی لیکن ہمیشہ سے ہے کہنا صرف خدا تعالیٰ کے لئے سزاوار ہے۔

عزیز نسفی نیز جوہر مصطفےٰ علیہ السلام را کہ نور اوست
ہمچنان گفتہ کہ بالا مذکور شد مقصود آں کہ دلائل
اقوی را ہم برخلاف اجماع توجیہ نہ باید کرد پس
آن دلائل کہ دو سہ وجہ دارند بجز موافقت اجماع
چہ وجود دارند و بدال کہ اجماع صحابہ نبی و مہدی
علیہما السلام و اتفاق تابعان ایشاں تا ایں زمان
برآں ست کہ ہیچ صحابۂ ایشان برابر ایشان نیست بلکہ
از یکے صحابہ رض کہ افضل است اجماع صحابہ اعلیٰ و
نبی و مہدی علیہما السلام ہر یکے از اجماع صحابہ
افضل اند کما قال فی کشف المنار و الاجماع
لیس بحجۃ فی حیات النبی علیہ السلام و
قال و الاجماع انما یکون حجۃ بعدہٗ لکن

پس عزیز نسفی نے بھی جوہر مصطفےٰ[ا] کو جو نور محمد ﷺ ہے اسی
طرح کہا ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا اس بیان سے مقصود
یہ ہے کہ قوی دلائل کا معنی بھی اجماع کے خلاف نہیں کرنا
چاہیئے پس وہ دلائل جو دو تین وجہ رکھتے ہیں۔ اجماع
کی موافقت کے بغیر کیا وجود رکھتے ہیں۔ جان کہ نبی اور
مہدی علیہما السلام کے صحابہ رض کا اجماع اور ان کے
تابعین رح کا اتفاق اس بات پر ہے کہ نبی اور مہدی علیہما السلام کا
کوئی صحابی نبی اور مہدی علیہما السلام کے برابر نہیں ایک
صحابی جو افضل ہے اس سے اجماع صحابہ رض اعلیٰ ہے اور صحابہ
کی ہر ایک اجماع سے نبی اور مہدی علیہما السلام افضل ہیں۔
چنانچہ کشف المنار میں کہا ہے کہ نبی صلعم کی حیات میں اجماع حجت
نہیں۔ نیز کہا ہے کہ نبی کے بعد اجماع حجت ہوتی ہے لیکن

لہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اعتقاد کے بیان میں تحریر فرمایا ہے کہ "وہ (خدا) نہ جوہر ہے اور نہ عرض"
(ملاحظہ ہو کیمیای سعادت) مؤلف تہذیب العقائد نے لکھا ہے کہ لیس بعرض، نہ عرض ہے اس لئے کہ
خدا اپنی ذات سے قائم ہے اور عرض اسے کہتے ہیں۔ جس کا قیام تابع ہو دوسرے کے قیام کا مثلاً رنگ اور شکل
ولا جسم۔ اور نہ اللہ تعالیٰ جسم ہے۔ ولا جوھر۔ اور نہ اللہ تعالیٰ جوہر ہے اور جوہر سے مراد یہاں جزو لایتجزیٰ ہے
اور اللہ تعالیٰ جوہر اس وجہ سے نہیں کہ جوہر جزء جسم ہے اور متحیز بھی ہے اور اللہ تعالیٰ جسم اور حیز سے منزہ ہے پس
اللہ تعالیٰ جوہر نہ ہوگا اور جوہر و عرض ممکن ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ممکن نہیں (ملاحظہ ہو تہذیب العقائد شرح عقائد
نسفی مطبوعہ مطبع لکھنؤ صفحہ ۲۸ و ۲۹) حاصل یہ کہ جوہر ممکن ہے اور ممکن کا معنی پیدا ہونے والا ہے (ملاحظہ ہو لغات کشوری)
پس نور محمدی جوہر اول ہے جو ہر اول مخلوق ہے۔ چنانچہ بابا رعا شقاں رح نے فرمایا۔ تو مخلوق و آدم ہنوز آب و
گل) آمنا و صدقنا یہ ہے محققین کا اعتقاد۔

بدیں جہت ہم ثابت شد کہ بعد از وفات نبی و مہدی علیہما السلام کلام خدا و احادیث و نقول نیز باجماع مفوض است حاصل الامر چنانچہ ما مقلد مہاجران رضی ایم ایشان مقلد مہدی علیہ السلام ہستند چنانچہ نقل است در دائرہ بندگیمیراں سید محمود رضی اکثر مہاجران بودند آنحضرت رضی بیشتر اوقات اجماع کردہ بلکہ در ہر ہفتہ اجماع کردہ فرمودندے کہ ہر چہ از حضرت میراں علیہ السلام دیدہ اید و شنیدہ اید دین ہمانست پس اگر خلاف آں در من بینید از من مگذرید و اگر در شما بینم من ہم در گذر نہ کنم کذا اتفاق السّلف والخلف ہٰذہ القوم الیٰ علم القیٰمۃ ۔ یعنی متابعت مہدی علیہ السلام دین خدا است متفق علیہ و تقلید ہمین است کہ مجرد متابعت شخصی را دین تحقیق دارند و خلاف آنرا بے دینی شمارند نقل ست کہ بندگی میاں رضی درمیان مباحثہ مہاجراں رضی را فرمودند کہ اگر شما یک آیت و حدیث خوانید ما دہ حدیث و دہ آیت خوانیم و اگر تسلی ما می خواہید یک نقل گوجری حضرت میراں علیہ السلام بکنید ۔

اس جہت سے بھی ثابت ہوا کہ نبی اور مہدی علیہما السلام[1] کی وفات کے بعد کلام خدا احادیث رسول اور نقول مہدی ع بھی اجماع کے حوالے ہیں حاصل الامر جیسا کہ ہم صحابہ مہدی ع علیہما السلام کی تقلید کرنے والے ہیں اسی طرح صحابہ رضی بھی مہدی ع کی تقلید کرنے والے ہیں۔ چنانچہ نقل ہے کہ بندگیمیراں سید محمود کے دائرہ میں اکثر صحابہ رضی تھے آنحضرت رضی اکثر اوقات اجماع کرتے بلکہ ہر ہفتہ میں اجماع کرکے فرماتے کہ تم نے حضرت مہدی ع کا جو کچھ قول و عمل دیکھا اور سنا ہے دین وہی ہے پس اگر تم اس کے خلاف مجھ میں دیکھو تو چشم پوشی مت کرو اور اگر میں تم میں خلاف دیکھوں گا تو معاف نہیں کروں گا ایسا ہی اتفاق ہے قوم مہدویہ کے سلف اور خلف کا قیامت تک یعنی مہدی ع کی اتباع ہی دین خدا ہے متفق علیہ ہے اور تقلید یہی ہے کہ مجرد شخصی اتباع کو دین تحقیق جانیں اور اس کے خلاف کو بے دینی سمجھیں نقل ہے کہ بندگی میاں رضی نے مباحثہ کے درمیان صحابہ کو فرمایا کہ اگر تم ایک آیت اور ایک حدیث پڑھو گے تو ہم دس آیتیں اور دس حدیثیں پڑھیں گے اگر تم ہماری تسلی چاہتے ہو تو حضرت مہدی ع کی ایک گوجری نقل پیش کرو ۔

[1] حضرت مجتہد گروہ مہدویہ رح فرما رہے ہیں کہ نبی اور مہدی علیہما السلام کی وفات کے بعد کلام خدا احادیث رسول ص اور نقول مہدی ع بھی اجماع کے حوالہ ہیں"۔ اس سے ظاہر ہے کہ نبی اور مہدی علیہما السلام کی وفات کے بعد کلام خدا احادیث رسول ص اور نقول مہدی ع بھی نبوت اور ولایت کے کسی ایک صحابی کے حوالے نہ ہوئے بلکہ

بقیہ ص ۳۵

وتقلید جز این نیست کہ دلیلہا بہ گذاشتہ بقول شخصی
اکتفا کنند نقلست کہ بندگی میاں رض فرمودند کہ بعد
از رحلت حضرت میراں ع بسیار چیزہا نمودہ میشوند
آنہا را موافق فرمودۂ حضرت میراں میکنیم آنچہ
موافق او آید روا داریم وگرنہ رہا کنیم و خلاصۂ
تقلید ہمین است کہ بہ تحقیقات خود ہم
از تقلید یعنی مجرد قول شخصی در نہ گذرند و
الاتفاق

تقلید سوائے اس کے نہیں کہ دلائل کو چھوڑ کر شخصی
قول پر اکتفا کریں۔ نقل ہے بندگی میاں رض نے فرمایا
کہ حضرت مہدی ع کی رحلت کے بعد بہت سی چیزیں ہمکو
(منجانب اللہ) دکھائی جاتی ہیں تو ہم ان چیزوں کو
حضرت مہدی ع کے فرمان کے موافق کرتے ہیں جو چیز فرمان کے
موافق ہو اس کو جائز رکھتے ہیں۔ اور جو چیز فرماں کے
موافق نہ ہو اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور تقلید کا خلاصہ
یہی ہے کہ اپنی تحقیقات کی بنا پر مجرد شخصی قول کی تقلید سے
نہ گزرے

بقیہ ص ۳۴ اجماع صحابہ نبوت و ولایت کے حوالے ہوئے میرے اور میرے باپ دادا کے اور کسی کے باپ دادا کے حوالے نہ ہوئے چنانچہ حضرت شاہ خوندمیر رض نے حضرت مہدی ع کے فرمان انی عبداللہ اور آپ کے دوسرے فرامین رسالہ میں جمع فرما کر امام کے تمام صحابہ رض کے اجماع و اتفاق سے اس کا نام "عقیدہ" رکھا اور عقیدہ شریفہ کے آخر میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص بیان مہدی میں (جو اجماعی ہے) تاویل یا تحویل کرے وہ مخالف بیان مہدی ع ہوگا۔ غرض امام ع کا اجماعی فرمان انی عبداللہ (میں اللہ کا بندہ ہوں) محکم یعنی جمہور مہدویہ کا عقیدہ ہوا اور امام ع کے فرمان "مصطفیٰ کی ولایت بندہ کی ذات ہے" پر امام ع کے تمام صحابہ رض اور تابعین رح کا اجماع و اتفاق ہو چکا ہے۔ (ملاحظہ ہو محضرۂ شاہ دلاور رض) لہذا مصطفیٰ ع کی ولایت مہدی کی ذات ہونا محکم یعنی جمہور مہدویہ کا عقیدہ ہوا پس حضرت مہدی کے اجماعی فرمان انی عبداللہ میں عبد کا معنی رب کرنا اور حضرت مہدی ع کے اجماعی فرمان 'مصطفیٰ کی ولایت بندہ کی ذات ہے' میں ولایت کو غیر مخلوق اور مہدی کو مخلوق کہہ کر مہدی ع کی ذات کو علیحدہ رکھنا اور ولایت کو علیحدہ کرنا فرمان امام ع اور اجماع صحابہ امام ع اور مجتہد گروہ مہدویہ رح کا خلاف کرنا ہے۔

حضرت شاہ خوندمیر صدیق ولایت رض صحابہ رض سے فرما رہے ہیں۔ اگر تم ہماری تسلی چاہتے ہو تو حضرت مہدی ع کی ایک نقل جس کو آپ نے گوجری زبان میں فرمائی ہے پیش کرو۔ اور آج مہدی اور میاں رض کی اولاد ہونیکا شرف رکھنے والوں کی اولاد میں بعض اشراف ایسا شرف رکھتے ہیں کہ ان کے سامنے فرمان مہدی ع پیش ہوا تو ان کو وہ بے ساختہ ہنسی آگئی"۔ ضحک ضحک ضحک۔

جمیع امت مرحومہ در رتبہ پیغمبر علیہ السلام نیز
ہمچنین است بلکہ بندگیمیاں رضؓ بہ اجماع صحابہ رضؓ
قرار دادند کہ اگر بہ چشم سر خاشاک و سنگ ریزہ
می بینیم و حضرت میراںؑ آنہارا شاہ و جوہر فرمودہ
اند ہمچنان است دیدن مارا اعتبار نیست
وکلی ماہیت تقلید ہمین است کہ تحقیقات
اعلیٰ یعنی دیدن بہ چشم سر خود و شنیدن بگوش
خود نزد قول مردی موہوم دارند چنانچہ اصحاب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم در القار شیطان نمودند
و مانند ایں بسیار است ازین جا تحقیق شد
کہ مجرد متابعت او دین ایشان است و محض
قول و فعل او حجت دین خدا است و این فضل
آن ذات نزد عقلاء چنداں عیان است کہ بہ
بیاں حاجت نہ دارد ایضاً مہدی علیہ السلام تمام
حجت خدا است علیٰ اہل زمانہ گروہ او بعضی حجت
اوست چنانچہ خدا تعالیٰ فرمودہ است قد
کان لکم آیة الآیة ، این آیت در حق جزو ۲۰ رکوع ۱۰
بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ثابت میشود
و قولہ تعالیٰ او لم یکن لھم

نہیں اور پیغمبر کے رتبہ کے متعلق تمام امت مرحومہ کا
اتفاق بھی ایسا ہی ہے بلکہ بندگی میاں رضؓ نے صحابہ رضؓ
کے اجماع میں اقرار فرمایا کہ اگر ہم چشم سر سے کاڑی اور
کنکر دیکھتے ہیں اور حضرت مہدیؑ نے کاہ کو شاہ اور
کنکر کو جوہر فرمایا ہے تو ایسا ہی ہے ہمارے دیکھنے کا
اعتبار نہیں اور تقلید کی تمام ماہیت یہی ہے کہ تحقیقات
اعلیٰ یعنی اپنی آنکھ سے دیکھنے اور اپنے کان سے
سننے کو ایک مرد خدا کے قول کے مقابل موہوم سمجھیں جیسا کہ نبیؐ
کے صحابہ رضؓ نے نبی کے قول کے مقابل القار شیطان کو
موہوم سمجھا۔ ایسی بہت سی مثالیں ہیں پس یہاں تحقیق
ہوی کہ نبیؐ کی مجرد اتباع صحابہ رضؓ کا دین ہے اور محض
نبی کا قول اور فعل دین خدا کی حجت ہے اور نبی کی ذات
مبارک کی یہ بزرگی عقلاء کے پاس اس قدر عیاں ہے
کہ بیان کی حاجت نہیں۔ نیز حضرت مہدیؑ کی ذات مبارک
اہل زمانہ پہ کامل حجت ہے اور آپ کا گروہ آپ کی
بعض حجتوں سے ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
ابھی ظاہر ہو چکی ہے تمہارے لئے نشانی۔ یہ آیت
بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کے حق میں ثابت ہوتی
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا ان کے لئے

سہ حضرت شاہ خوندمیر صدیق ولایت رضؓ فرما رہے ہیں کہ حضرت مہدیؑ نے کاہ کو شاہ اور کنکر کو جوہر فرمایا ہے
تو ایسا ہی ہے ہمارے دیکھنے کا اعتبار نہیں - اور آج فرمان مہدیؑ پیش کیا جائے تو بعض افراد سینہ کا زور دکھاتے
ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو ہمارے سامنے فرمان مہدیؑ پیش کرتا ہے اور اپسران کو اپنی مہدیت اور عرفان کا زعم ہونے پر
سہاگہ کا کام کر رہا ہے -

آیۃ اَنْ یعلمہ علماء بنی اِسْرَائیل جزء ۱۹ رکوع ۱۵۔ از یں آیتہ ہمہ عالماں کہ اورا تصدیق کردہ اند معلوم میشوند واز قولہٗ تعالیٰ والذین یحاجون فی اللہ من بعد ما استجیب لہ حجتھم داحضۃ عند ربھم کل الطالبین للحق الذین یصدقونہ صادواجتہٗ یعنی ہمہ طالبان حق تعالیٰ کہ اورا قبول کردہ اند حجت وے گشتند و قولہٗ تعالیٰ فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا ایں صفتہا حجت ہائے تمام گروہ وی باشد اما برای کارزار بندگیمیاں رض مخصوص اند وقولہ تعالیٰ لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ جزء ۱۰ رکوع ۱ حق تعالیٰ قتال بدر را بینہ ازاں فرمود کہ حجت نبوت محمد است علیہ السلام پس ناچار چناں کارزار کہ حجت ولایت وی می باشد نیز ہمچوں

یہ نشانی نہیں اس کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے علماء۔ اس آیت سے وہ تمام علماء جنہوں نے مہدیؑ کی تصدیق کی معلوم ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ہذا اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہیں اللہ کے دین میں اس کے بعد کہ لوگ اللہ کو مان چکے ان کی حجت باطل ہے ان کے پروردگار کے نزدیک، سے ثابت ہے کہ تمام طالبان حق جنہوں نے مہدیؑ کی تصدیق کی مہدیؑ کی حجت ہوگئے یعنی تمام طالبان خدا جو مہدیؑ کو قبول کئے مہدیؑ کی حجت ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تو جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے۔ یہ صفات مہدیؑ کے تمام گروہ کی حجتیں ہوئیں لیکن جنگ کے لئے بندگی میاں رض مخصوص ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تاکہ مرے جو مرتا ہے بینہ سے۔ اور زندہ رہے جو زندہ رہتا ہے بینہ سے۔ حق تعالیٰ نے بدر کی جنگ کو بینہ اس لئے فرمایا ہے کہ محمدؐ کی نبوت کی حجت ہے پس بالضرور ایسی جنگ جو محمد صلعم کی ولایت

قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ واخری کافرۃ یرونھم مثلیھم رای العین واللہ یؤید بنصرہ من یشاء ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار۔ جزو ۳ رکوع ۱ ابھی ظاہر ہو چکی ہے تمہارے لئے نشانی دو فوجوں میں کہ آپس میں گتھ گئیں ایک فوج تو لڑتی تھی اللہ کی راہ میں اور دوسری کافر تھی کہ مسلمانوں کو دیکھتے تھے وہ چند ان کو دو چند آنکھوں دیکھتے اور اللہ زور دیتا ہے اپنی مدد کا جس کو چاہے بیشک اس میں عبرت ہے آنکھ والوں کے لئے۔

قتال بدر راست و آں از حضرت میراںؑ خالص
بہ بندگی میاںؓ مفوض است لاجرم ایں
بینہ در وموقوف گشتہ و از و بوجود آمدہ
و بر و قایم شدہ و بدو بظہور پیوستہ و باوے
باتمام رسیدہ پس چنانچہ باحتمال بار نبوتؑ
و ولایت نبی و ولی شدند ہمچناں بواسطہ احتمال
حجت مہدی علیہ السلام بندگیمیاں از آیات
بینات آنذات گشتند اما باید دانست کہ این
ہمہ بواسطہ و امداد مہدی علیہ السلام و بفرمودہ
و معیت مہدیؑ است۔ قولہ تعالیٰ انا فتحنالك
فتحاً مبیناً جز ۲۶ رکوع ۹ اینجا ہر فتحی کہ تا قیامت
بر مسلمانان دادہ شود ہمون فتح پیغمبر علیہ السلام است
بلکہ باتفاق شریعت و حقیقت و مجاز ہر کاری
کہ بامداد و فرمودہ شخصی بوجود آید آں کار متعلق
و مضاف بآن شخص است تا کہ روادار
ہر کاری داخل آں کار است و دیگر
حجتہا کہ مہدی علیہ السلام بذات
خود دادہ و بدان مخصوص بودہ بسیار اند
و باید دانست کہ مہدی علیہ السلام خالص طالب
ذات خدا و او ہادی وی و جمیع صحابہ رضی
اللہ عنہم طالبان مہدی علیہ السلام و
آنحضرتؑ مرشد ایشان

یعنی مہدی کی حجت ہوتی ہے وہ بھی بدر کی جنگ کے مانند
ہے اور وہ ولایت کی جنگ حضرت مہدیؑ کی طرف سے
خالص بندگی میاںؓ کے حوالے ہوی بالضرور یہ بینہ بندگیمیاں
پر موقوف ہوا اور آپ سے وجود میں آیا اور آپ پر
قائم ہوا اور آپ سے ظاہر اور آپ پر تمام ہوا۔ پس
جس طرح نبی و مہدی علیہما السلام نبوت اور ولایت کا
بار اٹھانے سے نبی اور ولی ہوے اسی طرح مہدیؑ کی
حجت کا بار اٹھانے کے واسطہ سے بندگی میاںؓ ذات
مہدیؑ کی حجتوں میں سے ایک حجت ہوئے لیکن جاننا
چاہیے کہ یہ سب عطا حضرت مہدیؑ کی امداد و واسطہ
اور آپ کے فرمان و معیت سے ہے اللہ تعالی فرماتا
ہے۔ بیشک ہم نے تجھ کو فتح دی کھلم کھلا فتح۔ گروہ مہدویہ
میں جو فتح کہ مسلمانوں (مقبل مومنون) کو قیامت تک
دی جائے گی پیغمبر ہی کی فتح ہے بلکہ باتفاق شریعت و حقیقت
و مجاز جو کوئی کام کہ شخصی امداد و فرمان سے عمل میں
آئے تو وہ کام اسی شخص سے متعلق اور منسوب ہوتا ہے
یہاں تک کہ ہر اس کام کا روادار اسی کام میں داخل
ہے اور دوسری حجتیں جو مہدیؑ نے اپنی ذات سے
دی ہیں اور آپ کی ذات سے مخصوص ہیں بہت ہیں
اور جاننا چاہیے کہ مہدیؑ خالص ذات خدا کے طالب ہیں
اور خدا تعالی مہدیؑ کا ہادی ہے اور تمام صحابہؓ
مہدیؑ کے طالب ہیں اور آنحضرت علیہ السلام ان کے مرشد ہیں

واو ہرچہ کردہ وفرمودہ بامر اللہ بلا واسطہ آست وایشاں ہرچہ کردند وفرمودند بفرمودہ مہدی علیہ السلام است واو از حق تعالیٰ دین تحقیق دارد وایشان از مہدیؑ تحقیق دارند و اودعوی مہدیت خود از حق تعالیٰ کردہ وبراں از خدا وکلام خدا حجت دادہ وایشاں بہ نیستی خود دعوی کردند نہ باظہار شرف خود وقصد ثبوت مہدیت آن ذات کردند نہ کہ ثبوت شرفیت خود و منکر مہدیت آنحضرتؑ کافر است و منکر شرفیت ایشاں کافر نیست زیرا کہ بعضے بندگیمیراں سید محمود رضؓ را و بعضے بندگیمیاں سید خوندمیر را و بعضے بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ را فضل دارند و ہمہ ایشان مومن و بعضے از انہا کامل گشتند ایضا ہر کہ از مہدیؑ جدا ماندہ منافق است واصحاب وے را از یک دیگر جدا ماندن حکم منافقی نیست چہ صحبت آنحضرتؑ بر ایشان فرض است چنانچہ صحبت ایشاں رضؓ او را نیست داو دعوی مہدی موعود بفرمان خدا بلا واسطہ کردہ است و

اور مہدیؑ نے جو کچھ کیا اور فرمایا بلا واسطہ اللہ کے حکم سے ہے صحابہ رضؓ نے جو کچھ کیا اور فرمایا مہدی علیہ السلام کے حکم سے ہے مہدیؑ کو دین کی تحقیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ صحابہؓ کو دین کی تحقیق مہدی سے ہے۔ مہدیؑ نے اپنی مہدیت کا دعویٰ منجانب اللہ کیا ہے اور اپنے دعوی پر خدا سے اور کلام خدا سے حجت دی ہے۔ صحابہ نے اپنی نیستی کا دعوی کیا ہے نہ کہ اپنے شرف کے اظہار کا دعوی کیا ہے ذات مہدی کی مہدیت کے ثبوت کا قصد کیا اپنی شرفیت کے ثبوت کا قصد نہیں کیا۔ حضرتؑ کی مہدیت کا منکر کافر ہے۔ صحابہؓ کی شرفیت کا منکر کافر نہیں۔ اس لئے کہ بعضے بندگیمیراں سید محمود رضؓ کے لئے اور بعضے بندگیمیاں سید خوندمیر رضؓ کے لئے بعضے بندگی میاں شاہ نظام رضؓ کے لئے فضل رکھتے ہیں اور یہ سب مومن ہیں اور بعضے ان میں کے کامل ہیں۔ نیز جو شخص کہ مہدیؑ سے جدا رہا منافق ہے اور مہدیؑ کے صحابہؓ ایک دوسرے سے جدا رہے ان پر منافقی کا حکم نہیں اس لئے کہ صحابہ پر آں حضرتؑ کی صحبت فرض ہے۔ صحابہؓ کی صحبت آنحضرتؑ پر فرض نہیں اور آنحضرتؑ نے بلا واسطہ فرمان

ومصدقان را مومن و مکذبان را کافر گفته
وبران حجج قطعیات آورده ناچار دیگر حجتہا را
موافق او بیان کردن لازم است اما
ہیچ صحابہؓ او چنان نہ کردہ تا حجت شان نیز
ہمچوں حجت او تواں آورد وہر کہ باذات
مہدیؑ مخالفت کرد کافر گشت و مہاجران رضؓ
بایک دیگر اختلاف نمودند۔ وبحکم اختلاف
امتی رحمۃ منسوب بودند فی الجملہ باتفاق
المسلمین وہم بدلائل مستبین روشن گشتہ
کہ ہیچ صحابہؓ برابر مہدی علیہ السلام نیست

خدا سے مہدی موعود کا دعویٰ کیا ہے تصدیق کرنے
والوں کو مومن اور جھٹلانے والوں کو کافر فرمایا ہے
اور اپنے دعوی پر قطعی حجتیں پیش فرمائی ہیں۔ لہٰذا دوسری
حجتوں کو آنحضرت علیہ السلام کے بیان کے موافق
کرنا لازم ہے لیکن آنحضرتؑ کے کسی صحابی نے ایسا دعویٰ
نہ کیا تاکہ ان کی حجت بھی آنحضرتؑ کی حجت کی طرح لاسکتے اور جس نے
آنحضرتؑ سے مخالفت کی کافر ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپس
میں ایک دوسرے سے اختلاف کئے اور "میری امت
کا اختلاف رحمت ہے" کے حکم سے منسوب ہوئے فی الجملہ
مسلمین (مصدقین) کے اتفاق اور واضح دلائل سے
روشن ہوا کہ کوئی صحابی رضؓ مہدیؑ کے برابر نہیں

۵۔ ایک صاحب کا یہ قول ہے کہ مسلمان لغوی بھی ہوتا ہے اور اصطلاحی بھی ان کا یہ قول بالکل غلط ہے
اس لئے کہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہ رحؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ "و المقصود ہر کہ باشد تا کہ تصدیق نبی و مہدی
علیہما السلام بزبان اظہار نہ کردہ است حق ایشان پوشید وہر کہ حق ایشان پوشد شرعاً وعرفاً ولغتاً واصطلاحاً او را کافر باید
گفت" (ملاحظہ ہو رسالہ اجوبہ) الحاصل جو کوئی کہ ہو جب تک نبی اور مہدی علیہما السلام کی تصدیق زبان
سے ظاہر نہیں کیا نبی اور مہدی علیہما السلام کے حق ہونے کو چھپانے والا ہے اور جو شخص نبی اور مہدی
علیہما السلام کے حق ہونے کو چھپانے والا ہے اس کو از روئے شرع از روئے عرف از روئے لغت اور از روئے اصطلاح
کافر کہنا چاہئے۔

نیز تحریر فرمایا ہے کہ "ہر کہ باشد تا کہ مہدی علیہ السلام را قبول نہ کردہ است کافر است پس ساکت
و متفحص بلکہ جن و انس دراں داخل اند (ملاحظہ ہو رسالہ اجوبہ) جو کوئی کہ ہو جب تک مہدی علیہ السلام کو
قبول نہیں کیا ہے کافر ہے۔ پس خاموش رہنے والا اور تلاش کرنے والا بلکہ جن و انس اس میں داخل ہیں" انتہی کیونکہ
محمد و مہدی علیہم السلام کی دعوت جن و انس پر ہے۔

المقصود اے برادر ۔

بہ تنزیہ و توحید حق را بداں
محبت بیاری بعرفاں براں
بہ تعظیم پی رو بہ پیغمبراں
پس آنگہ بہ اصحاب و پس تابعاں
بایں رہ روی گر بہ فضل خدا
بیابی تو جنت و نعمت عطا

المقصود اے بھائی ۔

اللہ تعالیٰ کو بے عیب اور ایک جان
اللہ کو ایک جان کر اللہ کی محبت اختیار کر
تعظیم کے ساتھ پیغمبروں کی اتباع کر
پھر صحابہ رض اور تابعین کی پیروی کر
اگر تو اللہ کے فضل سے ایسی پیروی کریگا
تو جنت اور نعمت پاے گا۔

تمت

از حضرت پیر و مرشد مولانا میاں سید ابراہیم عرف مولوی منوّر میاں صاحب رح

اے فایض الوجود بر اعیانِ ممکنات ۔۔۔ ہے مستفیض تیری ہی ہستی سے کائنات
مسبوق بالعدم کو دیا خلعتِ وجود ۔۔۔ پہنچا مقام عرش کو فرشی بمنزلات
نورِ محمدی کو کیا مبدءِ ظہور ۔۔۔ پائے ظہور اس سے شیونات اور صفات
روحِ مجردہ کو ہو یا صرف جسم کو ۔۔۔ انسان اگر کہو تو ہیں بیجا تخیلات
انساں کا روح و جسم پہ اطلاق ہے درست ۔۔۔ انفاس قدسیہ کے یہی ہیں مسلّمات
معبود ان کی روح کو اور عبد جسم کو ۔۔۔ ٹھیرا لیا ہے تمنے حدوث و قدم کیسات
قالب کا میرے روح کا رتبہ ہے ایک ہی ۔۔۔ یہ کہدیا ہے صاف وہ سردار کائنات
سن مبدءِ وجود سے روحِ محمدی ۔۔۔ پیدا ہوی ہے دیکھ لے شرح لوامعات
عینی وجود اور وہ علمی ثبوت میں ۔۔۔ کر امتیاز شرط ہے حفظ مراتبات
جوں زمرۂ عزیر جناب رسول کو ۔۔۔ معبود کہکے مت ہو گرفتار شطحیات
وصف خدا کو دیکھ کر عیسیٰ نبی میں جو ۔۔۔ ناواقفی سے کہدئے ان کو خدا کی ذات
وہ بندۂ خدا ہیں پہ ہرگز خدا نہیں ۔۔۔ پیدا کیا ہے ان کو وہ خلاق شش جہات
حق ان کو کہہ رہا ہے بشر تم کہو خدا ۔۔۔ اور اس پہ بندگان خدا سے تنازعات
قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ سے آپ ۔۔۔ فرمائیے وہ رب ہیں کہ مربوب انکی ذات
مانند اپنے ان کو بشر بولتے رہے ۔۔۔ دیکھے نہ کافروں نے محمد کے معجزات
بعد از خدا بزرگ سمجھ خاتمین ہیں ۔۔۔ آدم تہ خمیر تھی مخلوق ان کی ذات
باطن کے رو سے ختم رسل گر خدا ہی ہیں ۔۔۔ تو خاتم ولایتِ احمد ہے کس کی ذات
اثبات حقیت کو دلیل یقین ہے شرط ۔۔۔ لا یعبا بہا سے معبر ہیں ظنّیات
محکم کے بر خلاف عقیدہ نہ چاہیئے ۔۔۔ اے راسخو جو آئے کہیں ما تشابہات

اللہ کو بقا ہے فنا کل کے واسطے | حادث کو ہے حدوث قدم کے لئے ثبات
کس طرح سے مناؤں کہ منتے ہی کچھ نہیں | الٹی سمجھ ہے آپ کی اور واثر گو نہ بات
گر ارتفاعِ فصل سے اک جنس بن گئی | تو وحدت الوجود ہیں سارے مکونات
انسان اور دواب کو جو رابطہ کہ ہے | وہ واجب الوجود کو نسبت بہ ممکنات
یعنے وجود واجب و ممکن ہے ایک ہی | تحقیق جس کی ہوگئی اندر لوایحات
جب امتیاز واجب و ممکن سے دور ہو | مطلق وجود ہوگا برفع ممیزات
دو قسم اس کے ہوویں گے اک مستقل وجود | ثانی وجودِ کون جو زائد ہے بر ذوات
محمول بیک قسم نہیں قدر مشترک | سن رفع امتیاز کو ہے مقتضی یہ بات
تقریر آخری جو ہوئی ہے لوائح میں | قَدْ قَالَ شَارِحٌ لَہٗ فِیہِ مُسَامحَات
موجود خارجی کے تشخص ہیں واقعی | کچھ انتزاعِ عقل نہیں ہیں تعینات
علم کلام سے یہ تجاہل ہے کس لئے | اکوانِ ظاہری کے حقائق ہیں ثابتات
موجود سب وہ ہوے تو مطلوب کون ہے | لازم ہو جس سے دیکھئے تحصیل حاصلات
تخصیص خاتمین عبث ہے یہاں عزیز | اک ذات کا ظہور رہے فی کل ماہیات
وحدت سے یاں مراد ہے سن وحدت الشہود | معلوم تجھکو ہوویگی استاد سے یہ بات
کشفی معاملہ ہے قلم کو کشیدہ رکھ | تحریر میں کب آتے ہیں کشفی معاملات
قرب و وصال دوست ہے فہم غبی سے دور | نازک امور اور یہ باریک ہیں نکات
میزان و منشعب کو ابھی جانتے نہیں | حضرات صوفیہ سے ہے اس پر مباحثات
مانند آفتاب فلک شش جہات میں | روشن عبودیت ہیں کیا کیا تفضلات

را قم الحروف

خاکپائے گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
احقر دلاور عرف گوریمیاں مہدوی ساکن حیدرآباد دکن
سدی عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی
المرقوم ۱۶ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ